وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا

الحمد للہ والمنۃ کہ درین آوان میمنت اقتران کتاب مستطاب رد لاجواب بتحقیق وتفریق شرافت ومنزلت بجواب رسالہ ضلالت مقالہ التحفۃ العرشی مولفہ دین محمد واعظ گولتالاب کلکتہ المسمی بہ

ھدیۃ الشفا علی التحفۃ

تصنیف لطیف ... مدظلہ العالی

بحسب فرمایش جناب مولوی ابوالمحمود محمد عبدالحمید صاحب بسمل حنفی قادری رضوی سہارنپوری واعظ مدظلہ

کلکتہ ۱۳ نمبر ۲ دیا
مطبع غوثیہ ماسن ... مطبوع گردید

تہا اور اسکے جواب مین مختصر احقر اوراق ہذا موسومہ بہدیۃ الشعر فاعلی التحفہ لکہا اب عامۂ ناظرین اصحاب شرافت
لیاقت و کافۂ سامعین ارباب نجابت و فراست سے انصاف کی التجا ہے اعدلوا ہو اقرب للتقوی فرمودہ خدا ہے
ہو المعین وبہ نستعین اور قبل از آغاز مدعا ایک امر اور واجب الاظہار ہے کہ مولف نے بمقامات شتی اور رسالون کی
عبارتین چرائی ہین جنہیں انشاء اللہ المستعان مفصلاً جواب ص۲ قولہ رحمت حق انبیاؤن پر نزول ہو و لیکن
ہے رحمت حق بہی شمول ہو اقول سبحان اللہ حضرت مولف نے اس شعر مین لفظ نزول و شمول کو کیا عمدہ محل مین
استعمال کیا ہے شاعری بیچاری کو کس وادی زحمت مین پہینکا ہے یعنے اولاً مصرع اول دعائیہ و مصرع ثانی خبریہ و ثانیاً
دونون لفظین مصدر ہین بہلا شعر کا کوئی مطلب سمجھے کیونکر و ثالثاً لفظ انبیا خود جمع ہے ؤن کا بڑہانا اسیطرح ہے الحق ص۵ بعلم
ہین ذوق سخن انکو عبث ہے نامرد کو ہرگز نہین زیبا سپر و تیغ قولہ۲ اولیاؤن پر بہی ہو ہر صبح و شام اقول اس
مصرع مین بہی ؤن کا عیب ہے اور یہ عیب لاریب ہے قولہ۳ جو گیا وہ وقت پہر ملتا نہین اقول یون ہی سفلہ بہی
نہین ہوتا شریف ہے شرافت نعمت رب لطیف قولہ۴ جس سے ہو وے بندگی حق کی عیان اسمین بیشک ہے شرافت
کا نشان اقول مصرع ثانی مین شرافت کی جا کرامت لکہنا لازم تہا تاکہ آیہ کریمہ سے لگاؤ زیادہ ہوتا کیونکہ اکرمکم فرمودہ
خدا ہے اشرفکم خدا نے نہین کہا ہے اور عجب نہین اسی نظر سے مصنف رسالہ کسب النبی نے اس مضمون کو یون موزون کیا
ہے جسمین ہو ایمان و تقوی عیان ہے شرافت اور بزرگی کا نشان فافہم جواب ص۳ اس صفحہ مین سطر ے سے سطر ۱۲ تک
زیور الشبان کے صفحہ ۱۸ کی عبارت بتبدیل و تغیر الفاظ سرقہ ہے قولہ بعض بعض اپنے تئین شریف کہتے ہین اقول جو
لوگ من الشرفا نہین ہین جیسے ذات شریف انکا اپنے کو شریف کہنا بیشک برا ہے اور نہایت نازیبا ہے اور فی الواقع جو
حضرات شرفا ہین من النجبا ہین اگر وہ اپنے کو شریف کہتے ہین تو کیا برا کرتے ہین بہلا یہ کس کتاب مین لکہا ہے کہ
شریف اپنے کو شریف نہ لکہے مین تو کہتا ہون کہ شریف کو اظہار شرافت ضرور ہے اور سلف سے یہی دستور ہے کما فی روضۃ الشہدا
عقب حسن مثنی را ابو محمد گفتندے و بغایت جمیل و جلیل بود و او را داعیہ آن شد کہ یکے از دختران عم خود حسین بحبالۂ
عقد خود در آرد حسین رض دو دختر خود فاطمہ و سکینہ را بر وے عرض کرد الی قولہ دختر خود فاطمہ را بحسن داد
خدا یتعالی حسن را از دختر حسین سہ پسر داد عبد اللہ محض و ابراہیم غمر و حسن مثلث و ایشان بر ہمہ سادات
فخر کردندے کہ مادر ما دختر حسین است و پدر ما برادر حسین الخ پس اظہار نسب بزرگان دین ثابت ہے جو اسکو
برا سمجہے وہ بتلائے کہ ان بزرگون کی نسبت اوسکا کیا عقیدہ ہے اور اس عبارت مین فخر کے معنے نازیدن کے ہین تفاخر
ممنوع شرعیہ مراد نہین ہے قولہ۶ اور دوسرونکو رذیل چہوٹی قوم کہا کرتے ہین اقول کسیکو شتا رذیل کہنا بیشک منع ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی قال فی القرآن المجید یا ایہا الناس انا خلقنکم من ذکر و انثی وجعلنکم شعوبا و قبائل لتعارفوا والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ محمد المصطفی احمد المجتبی وعلی آلہ الشرفا واصحابہ النجبا اجمعین اما بعد احقر العباد واصغر الافراد کمترین کائنات ابو البرکات محمد طاہا حنفی غفر الغفار ذنوبہ وستر الستار عیوبہ ابن قدوۃ المحققین زبدۃ المدققین مولانا حاجی حافظ ابو الفتح محمد عبد الشکور مد ظلہ العالی ابن اکمل العلما وافضل الفضلا مولانا حافظ عباد اللہ واعظ نانوتوی طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ عرض پرداز ہے مدعا طراز ہی کہ اس جز زمان فتن تواما ن مین مفسدین فی الدین کی گرم بازاری ہے ہر طرف افساد کا سکہ جاری ہے کہین لامذہبین کا زور ہی کہین مبتدعین کا شور ہی کسی جا سفہا وحمقا نے سر اٹھایا ہے غرض انواع اقسام طور سے دشمنان دین نے غل مچایا ہی سلطنت اسلام نہین جہلا کو باک پرسش روز قیام نہین جسکا جو جی چاہتا ہے لکھکر چھاپ دیتا ہی ہر خناس یوسوس فی صدور الناس سی کام لیتا ہے بیچاری عوام کالانعام تباہ ہوتے ہین راہ قویم وصراط مستقیم سے بیراہ ہوتے ہین چنانچہ انہونن ایک رسالہ سفاہت مقالہ موسوم بتحفۃ العرشی مولفہ دین علی عرف عزیز الرحمن من الحائکین طلبا مطبوعہ مطبع سبحانی کلکتہ شائع ہوا ہے لوگون میں اور واقع ہوا ہی عند المطالعہ اسمین عجیب عجیب فقرے نظر آئے ہین نہین معلوم باوجود ادعاء اسلام یہہ کلمات سخیفہ والفاظ شنیعہ مولف کی زبان پر کیونکر آئے ہین اسمین کہین یہ بات لکھی ہی کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ نے نعوذ باللہ نعوذ باللہ حرفت مزدوری کی ہی کہین یہ لکھا ہے کہ حضرت عیسی عم نے خیاطی وصباغی کا پیشہ کیا ہے کسی جا حضرت شیث عم پر حرفت نوربافی کا اتہام ہے کیسا زنگ شرافت مولف کا کلام ہے کہین سادات وغیر سادات کو مساوی بتلایا ہی اعلاء و ادنا کو ایک ٹھرایا ہے غرض ایسے ایسے ہفوات و مزخرفات مہملات و شطحات دیکھکر مینے اسکے رد لکھنے کو واجب

بطور تمثیل آپکی برادریکے لوگون کا کسیقدر حال اسجا مین بیان کرتا ہون کہ جب پنچایت کرنیکو بیٹھتے ہین اسوقت جو اظہار دیتا
ہی وہ بیشتر یہ کلمہ کہتا ہی اوپر خدا اور نیچے پنچ بھلا کہین شریفونکی مجلسو نمین بہی کسینے یہ کلمہ سنا ہے دوم جو امر شرعی آپکی برادریکے
لوگونکی رای کے خلاف ہوتا ہی او سکو سنکر بر ملا کہتے ہین کہ ہملوگ شرع کو نہین مانتے ہین سچ کہئے کسی شریف کی زبان سے
بہی یہ کلمہ آپنے سنا ہے سیوم اکثر ایسے ہوتے ہین کہ اپنی زوجہ کو تین طلاق دیکر پہر اسکو حلال سمجھتے ہین اور اوسپر جمیعت
کا دعوا کرتے ہین بخدا حق کہنا کسی شریف کو بہی اپنی مطلقہ ثلاثہ پر دعوای زوجیت کرتے یا حلال کہتے سنا ہے حق تو یہ ہے کہ ہمارا
ایسے لوگ ہرگز مسلمان نہین ہین فی الہندیۃ ولو قال مرا با آسمان خدای ست و بر زمین فلان یکفر انتہی وفیہ ایضا ولو قال
با من شریعت واین حیلہ ہا سود ندارد او قال پیش نرود او قال مرا بوس ہست شریعت چہ کنم فہذا کلہ کفر انتہی وقال اللہ تعالی
فان طلقہا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ وفی شرح الفقہ الاکبر ومن جعل ما ہو حرام بیقین حلالا فقد کفر انتہی
اگر بان آپ کہئے کہ ایسے لوگ آپکے نزدیک مسلمان ہین یا نہین اور ایسون کے ساتہہ اکل و شرب نشست و برخاست شرعا درست
ہی یا نہین اور افعال کفریہ ثلاثہ مذکورہ سے خود ذات شریف کسی فعل کثیف کے مرتکب ہین یا نہین انکار کرتے وقت ذرا اپنے
اسی رسالہ کے صفحہ ۳ کے حاشیہ کی عبارت ملاحظہ فرماکر منکر ہوجیئے گا اور حضرات علماء کلکتہ کا جو فتوا آپکی نسبت چھپ کے بہار
دانگ مین شایع ہوا ہی اگر تکلیف نہو تو کسی اہل علم سے یا اپنی گرو مولوی قصور صاحب ہی سے پڑہا کر اسکا مطلب سمجھ لیجئے گا کہ
نہان کی ماند آن رازے کزو سازند محفلہا ہ زیادہ یار باقی صحبت باقی **قولہ** یہ اونکی خام خیالی و وسوسۂ شیطانی ہی **اقول** اگر
من سے یہ مراد ہی کہ جو دولتمند اپنے کو دولتمند یا جو اہل فضیلت اپنکو اہل فضیلت یا جو شریف اپنی کو شریف کہتے ہین اونکا یہ
کہنا بسبب خام خیالی و وسوسۂ شیطانی ہے تو مین کہتا ہون کہ یہ سمجھنے والا اور کہنے والا خود سرگردان دشت نادانی و گرفتار
دام خیالی و وسوسۂ شیطانی ہے کیونکہ دولت و فضل و شرافت نعماء باریتعالی سے ہین اور اللہ پاک نے اپنے جس بندے کو جو
نعمت عطا فرمائی ہے اسکو اسکا اظہار بنیت شکر من المستحبات ہی ہان اگر بنیت ریا و سمعہ و تکبار ہو تو بیشک مذموم
ہے کما فی العزیزیہ واما بنعمۃ ربک فحدث و دلیل ست بر آنکہ نعمتہای خدا را کہ بر خود و بر لواحق خود باشند بیان کردن از
مستحبات ہست لیکن وقتیکہ غرض صحیح درمیان باشد مثل اشاعت شکر پروردگار بزبان یا حصول اقتدای مردم دیگر
واگر شخصے بر جان خود عجب و تکبر را از بیان نعمت بترسد پس در حق او ستر و اخفا اولی ہست از عبد اللہ بن عمر منقول
ہست کہ ایشان احوال شب بیداری خود و آن کہ امشب بیقدر نماز گذاردم و این قدر قرآن خواندم ہر صباح بمردم
می گفتند بعضے نادان اعتراض کردند کہ این اظہار از قبیل ریا ہست و ایشان گفتند کہ خدا تعالی می فرماید واما بنعمۃ
ربک فحدث و شما می گوئید کہ بیان مکن و ہیچ نعمت برابر این نعمت نیست کہ مرا توفیق بر طاعت دادہ اند پس چرا این نعمت را بیان نکنم

بھگر یان جس سے رذالت صادر ہو اسکو رذیل کہنے مین کوئی قباحت نہین کیونکہ یہہ بدیہی امر ہے کہ جس سے جو فعل صادر ہوتا ہے وہ
اسکا فاعل کہلاتا ہے مثلاً جو ظلم کرتا ہے وہ ظالم کہلاتا ہے جو فسق کرتا ہے وہ فاسق کہلاتا ہے جو کفر کرتا ہے وہ کافر کہلاتا ہے
جو زنا کرتا ہے وہ زانی کہلاتا ہے جو زنا کے نطفہ سے پیدا ہوتا ہے وہ ولد الزنا کہلاتا ہو اگرچہ بعد مدت مدید کسی معتبر شخص کو وہ
اپنا باپ بتلائے اور وہ اس امر کا اقرار بھی کرے کہ ہمنے اسکی والدہ سے زنا کیا ہی جیسا کہ ولید بن مغیرہ کی شان مین اللہ پاک فرماتا ہے
بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ فی العزیزیہ یعنے ولد الزنا ہست کہ تا ہجدہ سال پدرش معین نبود بعد از ہجدہ سال مغیرہ گفت کہ این از نطفہ
من پیدا شدہ ست من با مادرش جمع شدہ بودم انتہی چنانچہ فی زمانناہی ایسے ایسے لوگ ہین کہ مدت مدید
تک لوگ نہین جانتے کہ یہ کسکا نطفہ ہو بعد ازان وہ کہتا ہے کہ مین فلان مولوی مرحوم کا لڑکا ہون یا فلان حافظ مغفور
کا نطفہ ہون شاید کسی زندہ کا نام اسواسطے نہین لیتا کہ اگر کوئی انسے دریافت کرے تو اسکا بھرم کہل جائیگا ایسے
لوگون کا مہر تو ولید بن مغیرہ سے بہی بڑہا ہوا ہے اور سفہا کو خداوند تعالیٰ نے بہی قرآن پاک مین سفہا فرمایا ہے کقولہ تعالیٰ
اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ اور جہوٹی قوم اگر اس اعتبار سے کہتے ہین کہ حضرات فقہاء رحمہم جن حرفتونکو دنیہ لکھا ہے یہ لوگ
وہ حرفتین کرتے ہین تو اسمین شرعاً کوئی قباحت نہین اب ملاحظہ کرنا چاہئے کہ حضرات فقہاء رہ نے کن حرفتونکو دنیہ لکھا ہے فی آلمنیہ
ومنها الحرفة فی ظاهر الروایة عن ابی حنیفة رح لا یعتبر الحرفة ویکون البیطار کفوء العطار فی قول ابی یوسف ومحمد رح
واحدی الروایتین عن ابی حنیفة رح صاحب الحرفة الدنیة کالبیطار والحجام والحائك والکناس والدباغ لا یکون
کفوء للعطار والبزاز والصراف هو الصحیح کذا فی فتاوی قاضیخان انتهی وفی الهدایة الکفاءة فی النکاح معتبرة قال
علیه السلام الا لا تزوج النساء الا الاولیاء ولا یزوجن الا من الاکفاء ولان انتظام المصالح بین المتکافئین عادة لان
الشریفة تابی ان تکون مستفرشة للخسیس فلا بد من اعتبارها الخ وفی العزیزیہ علماء در ترجیح مکاسب سخن گفتہ اند و بہتر
اکساب جہاد و غنیمت ست بعد ازان تجارت ست بعد ازان زراعت ست بعد ازین سہ کسب کسبہای دیگر باہم چندان
تفاضل ندارند آرے کتابت کہ حفظ علوم دینی و خزانہ داری احکام شرعی و رسانیدن اخبار انبیا و ملفوظات اولیا
دران متحقق ست بہتر مینماید بعد ازان دیگر حرفتہا و صنعتہا کہ تعلق بہ بقاء عالم دارند مثل معماری و گلکاری و خشت
پزی و چونہ پزی و روغن کشی و پنبہ پیری و تار ریسی و جولاہ گری و درزی گیری و آرو سازی بہتر اند از ان صنعتہا
کہ محض برای تکلف و تزئین و تفاخر و رونق میباشند انتہی ملخصاً اور اگر تمسخراً وافتخاراً چہوٹی قوم کہتے ہین تو مبتلای
گنہگار ہوتے ہین لان قال اللہ تعالیٰ لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ الآیہ **قولہ** اور آپ ہی خدا و رسول کے خلاف کام کرتے ہین
اقول کون لوگ خدا و رسول کے خلاف کام کرتے ہین اور کن امور مین خلاف کرتے ہین انکو بالتصریح بیان کیجئے جیسا کہ

خیل هل الارض نسبا علی الاطلاق فالنسبة من الشرف اعلی ذروة واعداءه یشهدون له بذلك الخ اور جو قوم کسی قوم سے
اشرف ہو اسکو اس سے اشرف کہنا خود آنحضرت صلعم سے ثابت ہی کما فی صحیح المسلم عن ابی هریرة رض عن النبی صلعم انه قال
اسلم وغفار وشیء من مزینة ومن کان من جهینة او جهینة خیر من بنی تمیم وبنی عامر والحلیفین اسد وغطفان انتهی **قوله ۱۲**
کوئی یون کہتا ہی کہ میرے نسب مین ہر شخص عقلمند وعالم ہوا ہی **اقول** اگر وہ امر واقعی اور بلا نیت افتخار بیان کرتا ہے تو برا
کیا کرتا ہی اللہ پاک خود ارشاد فرماتا ہی هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون اس آیہ کریمہ سے اظہر من الشمس ہے
کہ حضرات علما کو جہلا پر فضیلت ہے اور دوسری مقام پر ارشاد ہوتا ہی والذین اوتوا العلم درجات علاوہ ازین لا تعد ولا
تحصی آیات واحادیث فضیلت علماء دیندار مین وارد ہین اور اگر عالم اپنی زبان سے اپنیکو عالم کہے تو بھی درست ہے کما فی
الهندیة لا باس للعالم ان یحدث عن نفسه بانه عالم لیظهر علمه فیستفید منه الناس ولکن ذلك تحدیث نعمة الله تعالی انتهی
قوله ۱۳ بخلاف فلان فلان کے کہ وہ لوگ نسب مین نہایت بدتر ہین **اقول** نسبت نسب وقومیت جب گفتگو پیش آئے
اوسوقت لازم یہ ہی کہ جسکا نسب یا جسکی قومیت بہتر ہو اسکو بہتر کہے اور جسکا نسب یا جسکی قومیت کہتر ہو اسکو کہتر کہے
جیساکہ مسلم کی حدیث سے اوپر گذرا وقال اللہ تعالی وجعلنکم شعوبا وقبائل لتعارفوا فی جامع البیان لتعارفوا لیعرف بعضکم
بعضا لا للتفاخر والحدیث تعلموا من انسابکم ما تصلون به ارحامکم فان صلة الرحم محبة فی الاهل انتهی وفی السوری لتعارفوا
لیعرف بعضکم بعضا بحسب الانساب فلا یعتزی احد غیر ابوه لا لتفاخروا الخ **قوله ۱۴** ہمارے ساتھ نہ بیٹھین اور ایک دسترخوان پر کہانا
نہ کہائین **اقول** حائکین وندافین وغیرہما کے ساتھ جو حضرات مجالست ومواکلت کا انکار کرتے ہین پیشتر انسے یہ استفسار کرنا
چاہئے کہ اس انکار کی وجہ کیا ہی آیا صرف حرفت ندافی ونوربافی وجہ انکار ہے یا کوئی اور وجہ ہی اگر وہ صرف حرفت کو وجہ انکار
قرار دین تو بیشک جای کلام ہے کیونکہ یہ حرفتین مباح ہین اور اگر وہ حضرات یہ فرمائین کہ چونکہ یہ لوگ اکثر تارک الصلوۃ ہوتے
ہین ربا کہاتے ہین زنا کو کوئی چیز نہین سمجھتے ہین شراب تاڑی پیا کرتے ہین سگائی نکاح کو جائز رکھتے ہین خدا اوپر نیچے پنچ کہتے
ہین لوگون پر جرمانہ کرکے مال مفت بدل بیرحم اڑاتے ہین حرام کہاتے ہین طلاق کو ایک کھیل تماشا جانتے ہین مطلقہ ثلاثہ کو
رکھ لیتے ہین اگر اسکو نہ پائین تو سب سے اسکو اپنی بی بی کہتے پھرتے ہین شریعت پاک کو نہین مانتے ہین شریعت کی نسبت حقارت
کے جملے کہتے ہین بی بی کے انتقال کے بعد بنت سلف کو حرام کہتے ہین اگر کوئی شخص شرعاً اسکو حلال سمجھکر عقد کرلے تو اسکو
بند کرتے ہین اور زانی کہتے ہین چچازاد بہن ماموزاد بہن وغیرہ رشتہ دار شرعاً جس سے نکاح کرنا حلال ہی بطور حرام اس سے
پرہیز کرتے ہین اور ہرگز ہرگز اس سے شادی نہین کرتے ہین غازی میان بندی شاہزادی وغیرہ کا پوجہ کرتی ہین شادی بیاہ
مین ہنود کی طرح چونے سے گھر چھیتے ہین اور جلوہ وغیرہ کرتے ہین غرض اکثر رسوم کفار ادا کرتے ہین ان وجوہ سے ہملوگ

وازشکرآن محروم مانم انتہی **قولہ ۹** کیونکہ اس سے دین محمدی مین بڑی بڑی خرابیان واقع ہوتی ہین **اقول** اجی حضرت ابھی
بڑی بڑی کو تو در پردہ رہنے دیجیئے پیشتر ازانجملہ دو چار چھوٹی چھوٹی کو بزیور تحریر سے سرفراز فرماکر ذرا یار ونکی سامنے لائیے
اور المرء یقیس علی نفسہ کے عامل ہوکر سبکو اپنی طرح دشمن علم و عدوی فہم خیال نفرمائیے اور اگر مزاج نامبارک پر گران نگذرے
تو یہ بھی بتلائیے کہ ماحرم اللہ کو حلال جاننے اور کہنے سے اور نکاح سگائی سے جو آپکی برادری مین رائج ہے دین محمدی صلعم مین آپکے
نزدیک کچھ خلل واقع ہوتا ہے یا نہین اسجگہہ مجھکو یہ مثل یاد آتی ہے چھلنی ہنسے سوپ کو جسمین لاکھون چھید **قولہ ۱** بعض لوگ
کہتے ہین کہ ہم بڑی ذات والے نسب میرا بہت عمدہ ہے حتی کہ غوث اعظم بلکہ رسول اللہ صلعم تک میرا سلسلہ ہے **اقول** اگر وہ
لوگ شکراً اس امر کا اظہار کرتے ہین تو یہ مستحب ہے کما مر انفا اور جناب رسالت مآب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والتحیات نے
بھی اس امر کا اظہار کیا کہ مین فلان ہون اور فلان کا بیٹا ہون کما فی خیر المواعظ عن البراء بن عازب رض قال فی یوم حنین
کان ابو سفیان بن الحارث اخذ بعنان بغلتہ یعنی بغلۃ رسول اللہ صلعم فلما غشیہ المشرکون نزل فجعل یقول انا النبی لا
کذب انا ابن عبد المطلب قال فما رأی من الناس یومئذ اشد منہ متفق علیہ انتہی لیجیے اس عبارت سے اظہار شرافت سنت ہے
علاوہ ازین اور بزرگان دین نے بھی اس امر کا اظہار کیا ہے کما فی روضۃ الشہداء چون امام حسین رضہ بمیدان رسید نیزہ برزمین
استوار کرد و رجزے آغاز فرمود قریب بہ بست بیت وازانجملہ پنج بیت بر سبیل تبرک آوردہ شد **شعر** خیرۃ اللہ من
الخلق ابی ؛ ثم امی فانا ابن الخیرتین ؛ فضۃ قد خلقت من ذہب ؛ فانا الفضۃ وانا ابن الذہبین ؛ فاطمۃ الزہرا
امی وابی ؛ وارث الرسل امام الثقلین ؛ من لہ جد کجدی فی الوریٰ ؛ او کشیخی فانا ابن العلمین ؛ ذہب فی ذہب
ولجین فی لجین فی لجین ؛ اور سوا انکے حضرات صحابہ رض نے جہاد و نمین کیسی کیسی رجز خوانیان کی ہین ارو فتوح الشام وغیرہ
ہی کو چند روز و اخت گوارا کرکے کسی اچھے اردو دانسے پڑہ لیجیئے تو بہی معلوم ہو سکتا ہے پس اگر آپکے نزدیک اپنے
خاندان کی بزرگی و عمدگی کا مطلق بیان کرنا ہی برا ہے جیسا کہ آپکے کلام جہالت التیام سے مترشح ہوتا ہے تو بتلائیے حضرات
صحابہ رض کی نسبت رجز خوانیون کے باعث آپکا کیا عقیدہ ہے اور اگر بعض صورت مین جائز اور بعض مین ناجائز ہے تو اسکو کیون
چھپایا صاف صاف کیون نہ لکھدیا اور حضرت محبوب سبحانی غوث پاک جیلانی رح کو آپ سادات سے مانتے ہین یا نہین اگر
مانتے ہین تو لامحالہ جو حضرات خاندان غوثیہ سے ہین وہ من السادات ہین اور اگر نہین جانتے ہین تو لیاقت حضرت والا معلوم
شعر لاف دانش گر زند پیوستہ نادان دور نیست ؛ خفتہ دائم خویش را بیدار می بیند بخواب ؛ **قولہ ۱۱** کوئی کہتا ہے کہ
میرا نسب سب سے افضل ہے کیونکہ میرے اباواجداد مین سارے شریف القوم اور بہتر ہین **اقول** بیشک حضرات سادات حسنی
و حسینی یہ بات کہ سکتے ہین کیونکہ انکا نسب تمام روی زمین کے انساب سے افضل ہے کما فی زاد المعاد فصل فی نسبہ صلعم وہو

القاه • کیف فالاحمق قد یضرک وهو یرید نفعک واعانک من حیث لا یدری ولذلک قال الشاعر شعر انی لآمن عدو
عاقل • واخاف خلا یعتریه جنون • فالعقل فن واحد وطریقه • ادری فارصد الجنون فنون • وکذلک قیل مقاطعة الاحمق قربان
الی الله تعالی وقال الثوری النظر الی وجه الاحمق خطیئة وکتوبة انتهی وهکذا فی کیمیاء سعادت وفی مجالس الابرار ینبغی
للمؤمن ان لا یتخذ خلیلا الا من یتوثق بدینه وامانته ویعرف صلاحه وتقواه اذ لا یصلح للصداقة کل احد بل لا بد ان یکون فیمن
یؤثر صداقته عدة خصال الاولی العقل اذ لا خیر فی صداقة الاحمق لان احسن احواله ان یضرک وهو یرید نفعک وترجع الی
القطیعة والوحشة عاقبتها وان طالت مدتها ولذلک قیل العدو العاقل خیر من الصدیق الاحمق والمراد من العاقل من یفهم
الامور علی ما هو علیه اما بنفسه وبتعلیمه وتفهیمه وقد روی عن الحسن انه قال هجران الاحمق قربان الی الله تعالی وقال عیسی
النبی علیه السلام انی ما عجزت من احیاء الموتی وقد عجزت عن معالجة الاحمق والثانیة حسن الخلق اذ لا خیر فی صداقة من لا یملک
نفسه عند الغضب والشهوة فان العاقل وان کان یدرک الاشیاء علی ما هی علیه لکن اذا غلب الغضب والشهوة یطیع نفسه
ویفعل ما یقتضیه هواه والثالثة الصلاح اذ لا خیر فی صداقة الفاسق لان من یرتکب الکبیرة لا یخاف الله تعالی ومن لا یخاف الله
تعالی لا یؤمن غائلته ولا یوثق بصداقته والرابعة الصدق اذ لا خیر فی صداقة الکذاب لان مثله مثل السراب یقرب الیک البعید
ویبعد منک القریب فتکون منه انما علی الغرور انتهی **قوله[15]** طرح طرح سے مسلمان دیندار کو حقیر و ذلیل سمجھتے ہیں **اقول** مسلمان
دیندار کی تعریف کیا ہے اور جو شخص فجار و فساق یا مرتکبین امور کفریہ کو دیندار کہے شرعا اوسکی کیا سزا ہے **قوله[16]** انہیں بعض
صاحب علم بھی ہوتے ہیں **اقول** ایسی صاحب علم ہوتے ہیں جیسے ذات شریف کہ آپکی برادری کی لوگ معتقد ہیں آپکو بڑا عالم سمجھتے ہیں
اور حیثیت و علمیت کی یہ کیفیت کہ کریما بھی پڑھا نہیں سکتے ہیں اور نہ ایک صیغہ بتلا سکتے ہیں یا واقعی صاحب علم ہوتے ہیں
ہیں تو کہتا ہوں کہ فی الواقع جو حضرات صاحب علم و دیندار ہونگے وہ بلا عذر کبھی کوئی بات نہ کہینگے اور اگر زمرۂ علماء سوء سے ہونگے
تو انکا اعتبار کیا ہے **قوله[17]** اگر احکام شرعی بھی کچھہ خیال نہیں کرتے ہیں **اقول** حضرات علما و شرفا جن احکام شرعی کا خیال
نہیں کرتے ہیں انکو آپ تحریر کیجئے تاکہ معلوم ہو کہ فی الواقع وہ خیال نہیں کرتے ہیں یا آپ نے افترا باندھتے ہیں کیونکہ
آپکے رسائل مطبوعہ سے ہر ادنا و اعلا پر یہ ہویدا و پیدا ہے کہ فن سوء ادبی و کذب نویسی و افترا بندی میں آپکو بڑا حاصل ہے
اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ اپنی ناسمجھی و قلت بضاعتی کے باعث امر حق کو ناحق سمجھکر یہ بے پر کی اڑاتے ہوں مصیب کو
خاطی بتاتے ہوں کیونکہ اسکی تمیز علم سے ہوتی ہے اور اس نعمت سے آپ محروم ہیں **قوله[18]** افسوس صد افسوس انکا علم کیسے
کس دن کام آئیگا **اقول** ہاں ہاں آپ تاسف کیوں کرتے ہیں ٹھنڈی سانس کیوں بھرتے ہیں کسی اہل علم سے بچشم غور
و دیدۂ تامل میرے اس رسالہ کو پڑھا کر اسکا مطلب من اوله الی آخره صغا فرمائیے اور سمجھ حق حق بتلائیے کہ بفضله تعالی

لوگون کے ساتھہ مجالست و مواکلت سے انکار کرتے ہین تو یہ انکار انکا بہت صحیح اور درست ہے اور شریعت غرا کے موافق ہے
اور از روی قیاس بہی یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کیونکہ اکثر جا دیکہا گیا ہے کہ انہین سے جو بعض بعض لوگ بطور شاذ اپنی برادری
جمیع مراسم قبیحہ و سائر امور شنیعہ سے تائب ہوکر روش شریفانہ اختیار کرتے ہین یا کچھہ علم و فضل حاصل کرتے ہین اور
موافق شریعت غرا چلتے ہین انکے ساتھہ کھانے پینے اٹھنے بیٹھنے مین حضرات شرفا انکار نہین کرتے ہین الزام اس انکار کو صرف تجبر
و کبر پر محمول کرنا سراسر جہالت و سفاہت ہے اسواسطے کہ انمین بہت سے امور کفریہ ہین اور کتنے شرکیہ ہین اور کچھہ قدر فسقیہ ہین
اور قطع نظر امور کفریہ و شرکیہ کے جو لوگ صرف امور فسقیہ سے علی الاعلان کسی امر کے مرتکب ہین ان گو اہل اسلام کہلائینگے مگر
وہ مومن خالص کے برابر نہین ہین کقولہ تعالی افمن کان مومنا کمن کان فاسقا لا یستوٗن وقال علیہ السلام لا تصحب الا مومنا ولا یاکل
طعامک الا تقی رواہ ابو سعید فی مجالس الابرار تحت ہذا الحدیث فانہ علیہ السلام قد حذر المومن فی ہذا الحدیث عن مصاحبۃ
من لیس بتقی و زجرہ عن مخالطتہ و مواکلتہ لان الصحبۃ والمخالطۃ توقع الالفۃ والمحبۃ فی القلب الخ وفی العزیزیہ در حدیث
شریف وارد ہست کہ اذا لقیت الفاجر فالقہ بوجہ خشن و در حقایق التنزیل مذکور ست کہ سہل بن عبد اللہ تستری می فرمو
کہ من صحح ایمانہ واخلص توحیدہ فانہ لا یانس الی المبتدع ولا یجالسہ ولا یواکلہ ولا یشاربہ و یظہر من نفسہ العداوۃ
ومن داہن مبتدع سلبہ اللہ تعالی حلاوۃ الایمان ومن تحبب الی مبتدع نزع نور الایمان من قلبہ یعنے مرد صحیح
الایمان را باید کہ با بدعتیان انس نگیرد و ہم مجلس و ہم کاسہ و ہم نوالہ نشود ہر کہ با بدعتیان دوستی پیدا کند نور ایمان
و حلاوت آن ازوی برگیرند و بالخصوص از جملہ منکران کسیکہ رذیل النفس و بد اخلاق باشد با او موافقت کردن کہ بحسب
ظاہر بود موجب نقصان کمال حسن اخلاق ہست پس کسیکہ حق تعالی بر اخلاق نیک ثابت دارد او را از موافقت
اینہا احتراز ضرور ہست تا بسبب کثرت مزاولت و مصاحبت ان رذیل النفس در اخلاق اینکس قصور
نیفتد الخ پس جب مبتدعین کا یہہ حکم ہے پہر جو لوگ علانیہ امور کفریہ و شرکیہ کے مرتکب ہوا کرتے ہین انسے
بطریق اولی باہم اکل و شرب نشست و برخاست مین اجتناب و احتراز ضروری و لابدی ہے اور ایک امر اور قابل لحاظ
اور یہ گویا بدیہی امر ہے کہ انمین اکثر جہلا و حمقا ہوا کرتے ہین چنانچہ انکی سادہ لوحی و کم عقلی ضرب المثل ہے اور اس
مضمون کے ہزارون قصے مشہور بین الناس ہین اور جہلا و حمقا کے ساتھہ مجالست و مواکلت کرنیکے معاملہ مین حضرت
امام غزالی رح احیاء العلوم مین فرماتے اما العقل فہو راس المال و ہو الاصل فلا خیر فی صحبۃ الاحمق والی القطیعۃ
والوحشۃ یرجع عاقبتہا وان طالت قال علی کرم اللہ وجہہ لا تصحب اخا الجہل وایاک وایاہ فکم من جاہل اردی حلیما حین
اخاہ یقاس المرء بالمرء اذا ہو ماشاہ وللشیء من الشیء مقاییس واشباہ وللقلب علی القلب دلیل حین

اهل البدع وهجرانهم وعن سهل في تفسير قوله تعالى لا تجد قوما يؤمنون بالله واليوم الآخر يوادون من حاد الله ورسوله
انه قال من صحح ايمانه واخلص توحيده فانه لا يجالس مبتدع ولا يواكله بل يظهر له من نفسه العداوة والبغضاء ومن
داهن مبتدعا سلبه الله تعالى عنه حلاوة اليقين ومن اجاب الى مبتدع لطلب العز والغنى في الدنيا اذله الله تعالى بذلك
العز وافقره بذلك الغنى ومن ضحك في وجه مبتدع نزع الله نور الايمان من قلبه وعن الثوري من سمع من مبتدع
لم ينفعه الله تعالى بما سمع ومن صافحه فقد نقض عروة الاسلام وعن فضيل من احب صاحب بدعة احبط الله تعالى
عمله واخرج نور الاسلام من قلبه وعنه من جلس مع صاحب بدعة فاحذروه وعنه اذا رايت مبتدعا في طريق فخذ طريقا
آخر وقال الفضيل من زار صاحب بدعة خرج نور الايمان من قلبه الخ پس جبکہ اہل بدعت کا یہ حکم ہے تو وہ لوگ جو علانیہ افعال
کفریہ وشرکیہ کے مرتکب ہین انسے کسقدر احتراز لازم ہے اور انسے کس سلوک سے پیش آنا چاہئے اسی سے ظاہر ہے ع قیاس کن
ز گلستان من بہار مرا ۔ اور حضرت جانب مقابل جو یہ فرماتے ہین کہ اپنی تئین بہتر اور دوسرونکو ابتر نہ سمجھین اگر اس سے تعمیم
اونکا منشا ہے یعنے اہل اسلام وغیر اہل سے کسیکو اپنے سے ابتر نہ سمجھین تو انسے دریافت کرنا چاہئے کہ خود بدولت اپنی اس
قول شل البول کے موافق دو سادہ دہانگر ڈوم چمار وغیرہ کو اپنے سے بہتر سمجھتے ہین یا نہین اگر فرمائین ہان ہم انکو اپنے
سے بہتر سمجھتے ہین تو انسے کہنا چاہئے کہ راہ گھاٹ مین انلوگون کو دیکھکر جو بقول آپکے آپسے بہتر ہین انکی تعظیم وتکریم کیون
نہین بجالاتے ہین کیونکہ اپنے سے جو بہتر ہو اوسکا ادب کرنا ضرور ہے حلی الرجال الادب ۔ اور اگر تخصیص اہل اسلام انکا
مدعا ہے تو اس صورت مین انسے یہ استفسار کرنا چاہئے کہ کسبی بہڑوے وباڑی وغیرہ کو وہ اپنے سے بہتر سمجھتے ہین یا نہین
اگر کہین ہان تو پوچھنا چاہئے کہ دلائل مذکورہ سے کیا ثابت ہوتا ہے اور اگر کہین کہ نہین ہم انسے بہتر ہین تو اس صورت مین
قوله تعالى يقولون بافواههم ما ليس في قلوبهم کے وہ مصداق ٹہرے اور یہ صفت منافق کی ہے اور دوم اسیطرح جنکو اللہ رب
العالمین نے نعمت شرافت نسب عطا فرمائی ہے وہ باعتبار نسب رذیل النسب کو اپنے سے کب بہتر سمجھ سکتے ہین اور یہ وہ نعمت
ہے کہ سعی واکتساب سے حاصل نہین ہو سکتی کما في الكبير وشرف النسب ليس مكتسبا ولا يحصل بسعي انتهى وفي الاحياء فان قلت
كرم العشيرة وشرفها لا هل هو من النعم ام لا فاقول نعم ولذلك قال رسول الله صلعم الائمة من قريش ولذلك كان
صلعم من اكرم ارومة في نسب آدم عليه السلام وقال صلعم تخيروا لنطفكم وقال صلعم اياكم وخضراء الدمن فقيل وما خضراء
الدمن قال المرءة الحسناء في المنبت السوء فهذا ايضا من النعم ولست اعني به الانتساب الى الظلمة وارباب الدنيا
بل الانتساب الى شجرة رسول الله صلعم والى ائمة العلماء والى الصالحين والابرار المتوسمين بالعلم والعمل انتهى وفي
مشارق الانوار فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ جو کفر مین بہتر خاندان تھا وہی اسلام مین بھی بہتر ہے بشرطیکہ علم ا ه

انجناب کا علم آپکے رسالہ ضلالت مقالہ کے رد مین کام آیا ہی نہین پس اسیطرح بعونہ تعالیٰ ہر عالم حقانی و فاضل ربانی کا علم زمانہ سلف سے الی یومنا ہذا جمیع دشمنان دین مضلین و مفسدین و مبتدعین و مشرکین وغیرہم کے اقوال باطلہ و رسائل عاطلہ کے رد مین کام آتا ہی تو تا قیامت انشاء اللہ کام آئیگا لکل فرعون موسیٰ و لکل دجال عیسیٰ **قولہ**[١٩] پس مسلمانون دینداروں کو لازم ہی کہ اپنی تئین بہتر اور دوسرونکو ابتر نہ سمجھین **اقول** جو ابتر و بدتر سمجھنے کے قابل ہین انکو کیونکر بدتر نہ سمجھین جیسے فساق و فجار و مشرکین و مبتدعین ناہنجار انکو بدون ابتر سمجھے ہوئے جواب قول ۱۴ مین فتح العزیز کی جو عبارت گذر چکی ہے اسپر عمل کیونکر ہو سکتا ہی وقال علیہ السلام افضل الاعمال الحب فی اللہ والبغض فی اللہ ہذا الحدیث من حسان المصابیح رواہ ابو داؤد فی مجمع البحار تحت ہذا الحدیث فان قیل بای طریق یمکن اظہار البغض فالجواب ان اظہارہ لا یخلو اما ان یکون فی القول او فی الفعل اما فی القول فیکون تارۃ بکف اللسان عن مکالمتہ و محادثتہ و تارۃ بتغلیظ القول علیہ واما فی الفعل فیکون تارۃ بقطع السعی فی اعانتہ و تارۃ بالسعی فی اساءتہ و افساد مآربہ فیما یفسد علیہ طریق المعصیۃ لا فیما لا یؤثر فیہ الی قولہ وقد اتفق السلف علی اظہار البغض والعداوۃ للظلمۃ والمبتدعۃ وکل من عصی اللہ بمعصیۃ متعدیۃ منہ الی غیرہ الخ اور انکی طرف نظر رحمت سے دیکھنا بھی لازم نہین کیونکہ یہ مداہنت ہی کما ایضا فیہ واما النظر الیہ بنظر الرحمۃ فیفضی الی المداہنۃ لان اکثر البواعث علی الاغضاء علی المعاصی المداہنۃ ومراعاۃ القلوب والخوف من نفرتہا ووحشتہا فیظن الغبی الاحمق انہ ینظر الیہ بنظر الرحمۃ و محک ذلک انہ کان یترحم علیہ عند جنایتہ علی حقہ و یقول ہذا شیء قد قدر اللہ فکیف لا یفعلہ والقدر لا ینفع منہ الحذر فیصح لہ ان یترحم علیہ عند جنایتہ علی حق اللہ تعالیٰ وان کان یغتاظ علیہ عند جنایتہ علی حقہ و یترحم علیہ عند جنایتہ علی حق اللہ تعالیٰ فہو مداہن مغرور بکید الشیطان انتہی اور اسی کتاب مین یہ بھی ہی واما المبتدع الذی یدعو الی بدعتہ و یزعم ان ما یدعو الیہ حق فہو سبب لغوایۃ الخلق فشرہ متعد فالاستحباب فی اظہار بغضہ و معاداتہ والانقطاع عنہ والتشنیع علیہ ببدعتہ وتنفیر الناس عنہ وان سلم فی الملاء فترک الجواب اولی تنفیرا للناس عنہ و تقبیحا لبدعتہ لان جواب السلام وان کان واجبا لکن یسقط بادنی غرض فی غرض الزجر عن البدعۃ اھم انتہی اور اسی کتاب مین یہ بھی ہے قال الشیخ علاء الدین السمنانی فعلی المرء المسلم اذا رای رجلا یتعاطی شیئا من الاہواء والبدع و یتہاون بشیء من السنن ان یہجرہ و یتبرأ منہ و یترکہ حیا و میتا ولا یسلم علیہ اذا لقیہ ولا یجیبہ اذا ابتدأ بالسلام علیہ الی ان یترک بدعتہ و یرجع الی الحق وان مات لا یشیع جنازتہ والنہی عن الہجران فوق ثلث لیال انما ہو فیما یقع بین الرجلین من جہۃ التقصیر فی حقوق الصحبۃ والعشرۃ دون ما کان فی حق الدین فان ہجران اہل الاہواء والبدع دائم الی ان یتوبوا فقد مضت الصحابۃ والتابعون و اتباعہم و علماء السنۃ علی ہذا مجمعین متفقین علی معاداۃ

هاشم واصطفانی من بنی هاشم رواه مسلم قال النووی فی شرحه قوله صلعم ان الله اصطفی کنانة الی آخره استدل به اصحابنا علی
ان قریشا من العرب لیس بکفو لهم ولا غیر بنی هاشم کفو لهم الا بنی المطلب فانهم هم وبنو هاشم شیء واحد کما صرح به فی الحدیث
الصحیح والله اعلم انتہی وقال علیه السلام انا سید ولد آدم یوم القیمة رواه مسلم عجب نہیں کہ حضرت جانب مقابل جو کہ عدو فہم
ذوات و دشمن علم و شرافت ہیں جناب رسالت مآب سرور عالم صلعم کی نسب بلا تامل ناک بھوں چڑھا کر اسپر یہ کہہ بیٹھیں کہ
اگر یہ حدیث صحیح ہے تو آنحضرت صلعم نے بھی فخر کیا ہو نعوذ باللہ من ذالک کیونکہ انکے نزدیک شریف کا اپنی کو شریف کہنا
یہی فخر ہے لہذا بطور حفظ ما تقدم میں عرض کئے دیتا ہوں کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والتحیت نے فخراً یہ نہیں فرمایا ہے
کما قال النووی فی شرح المسلم قال العلماء قوله صلعم انا سید ولد آدم لم یقله فخرا بل صرح بنفی الفخر فی غیر مسلم فی الحدیث المشهور
انا سید ولد آدم ولا فخر وانما قاله لوجهین احدهما امتثال قوله تعالی واما بنعمة ربک فحدث والثانی انه من البیان الذی
یجب علیه تبلیغه الی امته لیعرفوه ویعتقدوه ویعملوا بمقتضاه ویوقروه صلعم بما یقتضی مرتبته کما امرهم الله تعالی وهذا
الحدیث دلیل لتفضیله صلعم علی الخلق کلهم لان مذهب اهل السنة ان الآدمیین افضل من الملائکة وهو صلعم افضل من الآدمیین
وغیرهم انتہی وفیه ایضا قال الهروی السید هو الذی یفوق قومه فی الخیر انتہی پس اگر کوئی صاحب من السادات یا من
اہل الفضل والکمالات امتثالا لقوله تعالی واما بنعمة ربک فحدث یا ایں خیال کہ لوگ جانیں کہ ہم فلاں ہیں ہماری تعظیم و
تکریم کریں مثاب عند اللہ الکریم بنیں اپنی سیادت و فضیلت کا اظہار کریں تو شرعاً ہیں کوئی قباحت نہیں سرمو شناعت نہیں
اور چونکہ بعض نسب بہتر ہے بعض کمتر ہے بدیں وجہ ائمہ ثلثہ نے کفاءة میں اسکا اعتبار کیا ہے کما فی زاد المعاد وقال ابو حنیفة
هو النسب والدین وقال احمد فی روایة عنه هو الدین والنسب خاصة وفی روایة اخری هی خمسة الدین و
النسب والحریة والصناعة والمال واذا اعتبر النسب فعنه فیه روایتان احدهما ان العرب بعضهم لبعض اکفاء والثانیة ان
قریشا لا یکافیهم الا قرشی وبنو هاشم لا یکافیهم الا هاشمی وقال اصحاب الشافعی یعتبر فیها الدین والنسب والحریة والصناعة
والسلامة من العیوب المنفرة ولهم فی الیسار ثلثة اوجه اعتباره فیها والغاؤه واعتباره فی اهل المدن دون اهل البوادی
فالعجمی لیس عندهم کفو للعربی ولا غیر القرشی للقرشیة ولا غیر الهاشمی للهاشمیة ولا غیر المنتسبة للعلماء والصلحاء
المشهورین کفوا لمن کان منتسبا الیهم ولا العبد کفو للحرة ولا العتیق کفو للحرة الاصل ولا من مس الرق احد آبائه کفوا
لمن لم یمسها رق ولا احدا من آبائها وفی تاثیر رق الامهات وجهان ولا من به عیب مثبت للفسخ کفوا للسلیمة منه
فان لم یثبت الفسخ وکان منفرا کالعمی والقطع وتشویه الخلقة فوجهان واختار الرویانی ان صاحبه لیس بکفو ولا
الحجام والحائک والحارس کفوا لبنت التاجر والخیاط ونحوهما ولا المحترف لبنت العالم ولا الفاسق کفوا للعفیفة

اور عمل حاصل کیا ہو اسواسطے کہ شرافت اور دینداری ملکر نور علی نور ہو گئی الخ پس جبتک مسلمان کو شرافت خاندانی حاصل نہین ہے اسکو گویا صرف ایک نور اسلام حاصل ہے اور جسکو دونون باتین یعنے شرافت نسب اسلام حاصل ہین اسکو دو نور حاصل ہین اب مسلمانونکو لازم ہے کہ جب کسی شریف دیندار یا عالم پرہیزگار کو دیکہین تو ادب بجا لائین اور تعظیم و تکریم سے پیش آئین کیونکہ حضرت علی رض کا فرمودہ ہے لاشرف لمن لا ادب لہ کذا فی ازالۃ الخفا اور تعظیم کا طریقہ یہ ہے فی الہندیۃ لا ینبغی للشیخ الجاہل ان یتقدم علی الشاب العالم والعالم یتقدم علی القرشی الغیر العالم قال الزندویسی حق العالم علی الجاہل وحق الاستاذ علی التلمیذ واحد علی السواء وھو ان لا یفتح بالکلام قبلہ ولا یجلس مکانہ وان غاب ولا یرد علی کلامہ ولا یتقدم علیہ فی مشیہ الخ ۵ قسمت مین جسکے دولت شرف نسب نہین ہاکرتا جہانمین وہ کسیکا ادب نہین تو فی العزیز بقدر عزیز ا می شناسد در عایت ہر صاحب عزت می کنند و ذلیل ہر چیز را بر خود قیاس می نماید و ذلیل می فہمد انتہی **قولہ**[۲۰] بلکہ حضرت ابوبکر رض کے فرمانے پر عمل کرین لا یحقرن احد احدا من المسلمین یعنے نہ ذلیل جانے کوئی مسلمان کسی مسلمانکو اور ذلیل جاننا حرام ہے نقل کیا اسکو امام غزالی نے باب ذم الکبر مین **اقول** اسمقام پر حضرت مولف کی تحریف لائق تعریف ہے احیا کی پوری عبارت یون ہے قال ابو بکر رض لا یحقرن احد احدا من المسلمین فان صغیر المسلمین عند اللہ کبیر یہ مولف کی دیانت ولیاقت کا ثمرہ ہے کہ عند النقل فان صغیر المسلمین عند اللہ کبیر کا فقرہ قلم انداز کیا اور اسکا ترجمہ یہ لکھدیا کہ اور ذلیل جاننا حرام ہے مین کہتا ہون اس اثر کا مطلب یہ ہے کہ کوئی مسلمان استکبار آپ کو بڑا اور دوسرے کو حقیر نہ سمجھے اسواسطے کہ یہ کسیکو نہین معلوم کہ عند اللہ کسکا کیا حال ہوا اور کیسا خاتمہ ہو استکبار کو ہم بھی حرام کہتے ہین اور اسیوجہ سے امام غزالی رح نے اس اثر کو باب ذم الکبر مین بیان کیا ہے اس سے یہ ہرگز ثابت نہین ہوتا کہ شرافت و دنائت دونون مساوی ہین یا انکا کچہ اعتبار نہین ہے ۵ خام ہر چند وو ولیک معنی نرسد ہاسعی کارے نکند چون نبود استعداد اور احیا کی عبارت منقولہ بالا سے ابھی یہ امر مبرہن ہوچکا ہے کہ شرافت نعماء بارئتعالی سے ایک نعمت ہے **جواب ۷** اس صفحہ مین سطر (۲) سے کسیقدر سطر ۱۰ تک زجر الشبان کے صفحہ ۱۴۳ کی عبارت بتبدیل و تغیر چند الفاظ اڑائی ہوئی ہے **قولہ**[۲۱] ہر شخص کی بنا حضرت آدم عم اور حضرت حوا سے قائم ہوئی اگرچہ بیچ مین کسیکا باپ اچھا ہوا یا کسیکا دادا پس اگر ہم نسب مین عمدہ ہوئے اور دوسرے آدمی نسب مین خراب ہوئے اس سے ہمکو فضیلت ان لوگون پر نہین ہوجاتی ہے **اقول** اس قول مین مولف کا لفظ ہم لکہنا اس مصرع کا مصداق بنتا ہے ۶ ہم ہی ہین پانچوین سوارونمین ؎ اور انکا فضیلت محض بتقاضا دنائت و رذالت ہے کیونکہ اس صورت مین حائک نداف و بنی نادے مساوی ہوجاوینگے فاضل کی فضیلت مفضول پر باقی نرہیگی وہذا باطل لان قال علیہ السلام ان اللہ عزوجل اصطفی کنانۃ من ولد اسمعیل واصطفی قریشا من کنانۃ واصطفی من قریش

یہ منشا نہین ہی تو غیر صحیح النسب یعنے ولدالزنا کا متقی ہونا غیر ممکن نہین ہی مگر عاجز کی نظر مین آجتک اسکی نظیر نہین گذری ہی
لہذا حضرت مولف پر واجب ہی کہ اسکے جواب مین دو چار ولدالزنا متقی کی نظیر تحریر فرمائین تاکہ انکے قول کی تصدیق ہو اور ولد
الزنا کی امامت مکروہ ہی یہ تو مشہور مسئلہ ہی اور اس کراہیت کی وجہ یہ ہی فی الطحطاوی لنفرۃ الناس عنہ اور متقی شریف النسب
کو متقی رذیل النسب پر فضیلت ہے کما مر آنفا فی جواب قول ۲۲ **قولہ** ۲۵ کسیکو حقارت کی نظر سے دیکھنا محض حماقت و جہالت
ہے **اقول** نظر حقارت شیء دیگر ہے اور حفظ مراتب امر آخر ہے و قال السعدی **ع** گر حفظ مراتب نکنی زندیقی ؛ اور گلستان
مین ہی اجل کائنات از روی ظاہر آدمی ست و اذل موجودات سگ و باتفاق خردمندان سگ حق شناس بہ از آدمی ناسپاس
ب سگے را لقمۂ ہرگز فراموشی ؛ نگردد گر زنی صد نوبتش سنگ ؛ وگر عمرے نوازی سفلۂ را ؛ بکمتر چیزے آید
با تو در جنگ ؛ اب حضرت مولف صاحب کو بتلانا چاہیئے کہ حضرت سعدی رح کا یہ فرمانا بنظر حقارت ہی یا بنظر حکمت ہے
قولہ ۲۶ قال اللہ تعالیٰ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ **اقول** اولاً کلام باری مین جسطرح اتقا کی نسبت اکرم کی لفظ آئی ہی اسیطرح
کلام نبوی صلعم مین اشرف النسب کی نسبت بھی اکرم کی لفظ آئی ہے کما فی صحیح المسلم عن ابی ھریرۃ رض قال قیل یا رسول اللہ
من اکرم الناس قال اتقاھم قالوا لیس عن ھذا نسألک قال فیوسف نبی اللہ بن نبی اللہ بن خلیل قالوا لیس عن ھذا
نسألک قال فعن معادن العرب تسألونی خیارھم فی الجاھلیۃ خیارھم فی الاسلام اذا فقھوا انتھی ثانیاً تقوی علم کا ثمرہ ہی کما فی التفسیر الکبیر تقول التقوی
ثمرۃ العلم قال اللہ تعالیٰ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء فلا تقوی الا للعالم فالمتقی العالم اتم علما والعالم الذی
لا یتقی کشجرۃ لا ثمرۃ لھا لکن الشجر المثمرۃ اشرف من الشجر التی لا تثمر بل ھو حطب کذلک العالم الذی لا یتقی
حطب جہنم و اما العابد الذی یفضل اللہ علیہ الفقیہ فھو الذی لا علم لہ وحینئذ لا یکون عندہ من خشیۃ اللہ نصاب کامل
الخ اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ بے علم کبھی متقی نہین ہو سکتا ہی غایۃ ما فی الباب عابد ہو گا اور عابد پر عالم کو کہین فضیلت
ہی کما فی عوارف المعارف وان فضل العالم علی العابد کفضل القمر علی سائر النجوم انتہی اب سمجھ لین اسباکو بہی ملاحظہ فرمانا چاہیئے کہ متقی کسکو
کہا ہی اور آدمی متقی کب ہوتا ہی فی الکبیر واحد التقوی ومن لا تقی نقول ادنی مراتب التقوی ان یجتنب المناھی و یاتی بالاوامر و لا یقرہ ولا یامن
الا عندھما فان اتفق ان ارتکب منھیا لا یامن ولا یتکل الیہ بل یتبعہ بحسنۃ و یظھر علیہ ندامۃ و توبۃ ومتی ارتکب منھیا وما تاب فی الحال و اتکل
علی المھلۃ فی الاجل و منعہ عن التذکر طول الامل فلیس بمتق لعاما الاتقی فھو الذی یاتی بما امر بہ و یترک ما نھی عنہ وھو مع
ذلک خاش ربہ لا یشتغل بغیر اللہ قلبہ فان التفت لحظۃ الی نفسہ اور ولدہ جعل ذلک ذنبہ الخ **جواب**
صفحہ ۵ اس صفحہ مین مولف نے بتبدل و تغیر چند کلمات سطر اول سے سطر ۲ تک زجر الشبان کے صفحہ ۱۲ کی عبارت کو نقل کی
اور سطر ۳ سے سطر ۹ تک بھی مذکور کتاب مسطور کے صفحہ ۱۳ کی عبارت چرائی ہی **قولہ** ۲ قال النبی صلعم المسلمون اخوۃ

ولا المبتدع السنية انتہی اور کیمیا سعادت مین بعضے آداب نکاح مرقوم ہے ہشتم آنکہ از نسبی محترم باشد بہ سبب دین وصلاح کرنے اصل وے بنیا فتہ بود واخلاق ناپسندیدہ دارد وباشد کہ آن خلق بفرزند سرایت کند انتہی وفی کشف الغمہ وکان عمر رض یقول لامنعن تزوج ذوات الاحساب الا من الاکفاء انتہی وفیہ ایضا وکان صلعم یقول احملوا النساء علی اھوائھن یعنی تزوج المرءۃ بمن تحب اذا کان کفوا لہا انتہی وفیہ ایضا وکانت اسماء رض تقول انما النکاح رق فلینظر احدکم این یرق عتیقہ انتہی فافہم **قولہ** ۲۲ اگر باعتبار بنیاد کے دیکھیے تو اصل ہم سبھون کی ایک ہی ہے **اقول** اگر مولف کے نزدیک اسی اصل کا اعتبار ہے تو بقول خود وہ ڈوم چمار کے برابر ہے اور وہ اسکا انکار نہین کرسکتا ہے اور متکلم ہذا کہتا ہے کہ صرف باعتبار اولاد ہونیکے جمیع اولاد آدم عام اسبات سے کہ اہل اسلام ہون یا غیر اہل اسلام ہون شریف ہون یا رذیل ہون بڑی قوم ہون یا چھوٹی قوم ہون سبکی اصل ایک ہی اسمین شک نہین لیکن بحیثیت شرافت سبکی اصل ایک نہین ہے اور سب برابر بھی نہین ہین لما فی صحیح المسلم عن ابی ھریرۃ رض ان رسول اللہ صلعم قال تجدون الناس معادن فخیارھم فی الجاھلیۃ خیارھم فی الاسلام اذا فقہوا الحدیث قال النووی فی شرحہ وفقہوا بضم القاف علی المشہور وحکی کسرہا ای صاروا فقہاء علماء والمعادن الاصول واذا کانت الاصول شریفۃ کانت الفروع کذلک غالبا والفضیلۃ فی الاسلام بالتقوی اذا انضم الیہا شرف النسب ازدادت فضلا انتہی وفی التفسیر الکبیر فاعلم ان النسب یعتبر بعد اعتبار العبادۃ لما ان الجعل شعوبا یتحقق بعد ما یتحقق الخلق فان کان فیکم عبادۃ تعتبر فیکم انسابکم والا فلا انتہی **قولہ** ۲۳ باعتبار عاقبت کے دیکھیے تو دارومدار اسکا تقوی پر ہے **اقول** سچ ہے مگر مین پوچھتا ہون کہ تقوی کی تعریف کیا ہے متقی کسکو کہتا ہے اور شرفا مین اہل تقوی زیادہ ہوتے ہین یا اراذل مین بلکہ یہ بدیہی امر ہے کہ شرفا ہی مین بفضلہ تعالی اہل تقوی زیادہ ہوتے آئے ہین اور اب بھی زیادہ ہوتے ہین اور انشاء اللہ تعالی تا قیامت زیادہ ہونگے اور کیون نہو قال النووی فی شرح المسلم قال العلماء واصل الکرم کثرۃ الخیر انتہی پس علی الخصوص جس قوم کا قدرے حال بمجوای مشتے نمونہ از خروارے واندکے از بسیارے جواب قول ۱۹ مین مینے رقم کیا ہے انمین اہل تقوی کہان صرف پابند صوم وصلوۃ ہونیسے آدمی اہل تقوی نہین ہوتا ہے اور بالفرض اگر ہزار دو ہزار مین کوئی اہل تقوی ہو بھی تو انشاذ کالمعدوم ہے اور یہ مثل سبکو معلوم ہے اصل بد از خطا خطا نکند وفی خزینۃ الامثال دلیل عقل المرء قولہ ودلیل اصلہ فعلہ انتہی وفی زجر الشبان بعض حکما فرماتے ہین کل سفلۃ یعمل بالطاعۃ ولکن الکریم من یترک المعصیۃ انتہی ع شست وشو سے زہد کے گرچہ ہوا ہر رذیل پاپہر بھی پاسکے جامۂ اصلی مین وہ سبہ رہ گیا **قولہ** ۲۴ جو شخص متقی ہووے اگرچہ صحیح النسب نہو **اقول** اس قول مین اگر حضرت مولف نے متقی سے اپنی ذات شریف کیطرف ایما فرمایا ہے تو سبحان اللہ انکے تقوی کو کیا پوچھنا ہے بفضلہ تعالی تمام اہل کلکتہ پر انکا تقوی ظاہر ہے انکے رسائل مطبوعہ وحرکات مشہورہ سے باحسن الوجوہ باہر ہے ع حاجت مشاطہ نیست روی دلارام را اور اگر

تفصیل ظاہر ہوا ہے وفی اسوة الحسنة ناقلاعن مناقب السادات للقاضی شہاب الدین دولت آبادی اجمع اهل الحق علی
ان الفضل بالترتیب ای افضل العالم محمد رسول اللہ صلعم ثم آدم صفی اللہ ثم سائر الانبیاء ثم الخلفاء الاربعة بترتیب الخلافت
ثم اولاد فاطمة بنت رسول اللہ لقربهم من رسول اللہ صلعم ثم الستة الباقیة من العشرة المبشرة ثم اهل البدر ثم اهل الاحد
ثم الصحابة ثم التابعون لاتباعهم ولیس لقرنی خیر التابعین ثم الامام ابوحنیفة رضی اللہ تعالیٰ عنهم ثم العلماء العاملون الراسخون
فی الدین ثم من ینفع الناس فمن خالف هذا فقد ضل سواء السبیل وایضا منه وفی مستوی الحقایق والبدایة اما افضل الخلفاء بعضهم
علی ترتیب الخلافة فبعدهم اولاد رسولنا علیه السلام علی کافة الانام باتفاق اهل الاسلام لقربهم من رسول اللہ صلعم واما اولاد
الخلفاء الاربعة قد اختلفوا فیه قال بعضهم یفضلون بفضل آبائهم ای اولاد الصدیق ثم اولاد العمر ثم اولاد عثمان ثم اولاد علی من
غیر فاطمة رضی اللہ تعالیٰ عنهم و عنها وهو الاصح وقال بعضهم لا یفضل اولادهم الا بالعلم والتقوی والاول اوجه انتهی **قوله** ۲۸
بس نہیں ہے عربی کو کہ فخر کرے عجمی پر الی قوله نقل کیا جلال الدین سیوطی نے اپنی تصنیفوں مین **اقول** اولاً فضیلت امر آخر ہے اور
فخر شیٔ دیگر اور فخر کو ہم بہی حرام کہتے ہین پس ذکر فخر خارج عن المبحث ہے وثانیاً تصنیفون بصیغہ تصنیف کی جمع ہے اور حضرت امام
سیوطی رح صاحب تصانیف کثیرہ ہین پس امام ممدوح نے اپنی کس کتاب مین لکہا ہے اوسکا نام اور اصل عبارت مولف پر تحریر
کرنا واجب ہے **قوله** ۲۹ بمطابق آیت کریمہ کے کہ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ترجمہ یعنے بزرگتر تم مین سے وہ شخص ہے جو متقی ہو نہ کہ شقی
ہوا **اقول** اسمقام کی مولف کی حرفت قابل یادداشت ہے یعنے اتقاکم کا ترجمہ وہ لکہتا ہے کہ متقی ہو نہ کہ شقی ہو جسکا مفاد یہ ہے کہ
اہل اسلام مین جو لوگ زمرۂ متقین سے نہیں ہین عام اسبات سے کہ وہ کسی خاندان سے ہون وہ شقی ہین نعوذ باللہ من ذالک اور تقوی

ومتقی کی تعریف جواب قول ۲۶ مین ناقلاعن الکبیر گذر چکی فتذکر اور اتقاکم کا صحیح ترجمہ یہ ہے فی فتح الرحمن پرہیزگارترین شما
قوله ۳۰ جو لوگ شراب و تاڑی پینے والے ہین اور بوتل ڈہالنے والے ہین اور داڑہی منڈانے والے ہین اور زنا کرنے والے
ہین اور فریب دینے والے ہین انلوگون کے ہمراہ ایک محفل مین کہانے اور پینے کو منع اور نہ انکار کرین **اقول** آپ ایک
بیچارے ان پڑہے جاہل آدمی آپکو علم ولیاقت نہیں فہم وفراست نہیں اردو رسائل کو بہی بلا سمجھے کئے ہوئے ہو للہ کچہ بہی
حیثیت نہیں سمجہیں کسیکا کیا قصور اور کوئی کیا کرے آپکے معین و مددگار اعوان و انصار من اللہ نہیں والمبتدعین
جو لوگ کچہہ شد بد رکہتے ہین اور آپکے نام پیشانی بانی تحریرین لکہا کرتے ہین ذرا انلوگونسے تو پوچہیے کہ حضرات علما نے ایسے
لوگونکے ساتہہ اکل و شرب نشست و برخاست کو منع لکہتے ہین یا نہیں اور اردو رسائل مین بہی ممانعت ہے یا نہیں
اجی جناب قطب صاحب حضرات علما و شرفا پر آپکا یہ اعتراض اوسوقت لازم آتا کہ جب حضرات علما یہ لکہتے کہ زمرۂ شرفا
سے جنمین عیوب مذکورہ پائے جاوین انکے ساتہہ کہانا پینا اٹہنا بیٹہنا درست ہے مگر جاہلین و زنادقین کے ساتہہ اگرچہ

لا فضل لاحدکم علی احد الا بالتقویٰ یعنے باعتبار اصل کے سب مسلمان بھائی ہین کسیکو کسی پر بزرگی نہین ہے کسی طرح
سے مگر بسبب پرہیزگاری کے روایت کیا طبرانی نے **اقول** آہ لاحضرت مولف کی حرفت و دیانت لایق تماشا ہے کہ
المسلمون کا ترجمہ باعتبار اصل کے سب مسلمان لکھا ہے مین کہتا ہون کہ کیا باعتبار اصل یعنی بنی آدم ہونیکے جیسا کہ آپکی تصریح
خود مولف نے صفحہ ۴ مین کی ہے کفار بنی آدم مین داخل نہین ہین بیشک داخل ہین پس تخصیص باطل ہے ہان باعتبار اسلام
کل اہل اسلام بھائی ہین یہ کہنا صحیح ہے اور المسلمون اخوۃ کا مطلب بھی یہی ہے اور لا فضل لاحدکم علی احد کا ترجمہ کسیکو کسی
پر بزرگی نہین ہے کسیطرح سے تحریر کیا ہے جملہ باعتبار اصل کے اور کسیطرح سے مصداق ایجاد بندہ ہے گرچہ گندہ ہے و ثانیاً
حضرت مولف سے مین پوچھتا ہون کہ طبرانی کی کس کتاب سے آپنے اس عبارت کو نقل کی ہے کیونکہ وہ تو صاحب تصانیف کثیرہ و تالیف
عدیدہ ہین چنانچہ صرف معجم انکی تین ہین کبیر و اوسط و صغیر از انجملہ معجم کبیر کی نسبت حضرت شاہ عبد العزیز صاحب قدس
سرہ العزیز بستان المحدثین مین فرماتے ہین المحققین اہل حدیث گفتہ اند کہ در وی منکرات بسیار ست و ثالثاً مین
کہتا ہون کہ زمرۂ اہل اسلام مین اہل فضل کو غیر اہل فضل پر بیشک فضیلت ہے چنانچہ حضرات علما کو جہلا پر فضیلت
ہے کقولہ تعالیٰ ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون مومنین صالحین کو فاسقین و فاجرین پر فضیلت ہے کقولہ تعالیٰ
افمن کان مومنا کمن کان فاسقا لا یستوون شریف النسب کو رذیل النسب پر فضیلت ہے کیونکہ نسب عرفاً و شرعاً معتبر ہے کما فی
التفسیر الکبیر فان النسب اعتبار عرفاً و شرعاً حتی لا یجوز تزویج الشریفۃ بالنبطی فنقول اذا جاء الامر العظیم لا یبقی الا مر الحقیر
معتبرا و ذلک فی الحس والشرع والعرف الخ حر کو عبد پر حرہ کو کنیز پر فضیلت ہے کما فی زاد المعاد وقول الجمہور
ھو الذی یقتضیہ العدل فان اللہ سبحانہ لم یسو بین الحرۃ والامۃ لا فی الطلاق ولا فی العدۃ ولا فی الحد ولا فی الملک
ولا فی المیراث ولا فی الحج ولا فی مدۃ الکون عند الزوج لیلا و نہارا ولا فی اصل النکاح بل جعل نکاحہا بمنزلۃ الضرورۃ ولا فی
عدد المنکوحات فان العبد لا یتزوج اکثر من اثنتین انتہی و فی کشف الغمۃ و کان مسروق وغیرہ یقولون نکاح الامۃ علی
الاطلاق لا ممکنا بمنزلۃ المیتۃ یاکل منہا اذا اضطر فاذا استغنی عنہا فلیمسک انتہی پس حضرت مولف
صاحب سے ذرا یہ پوچھنا چاہئے کہ حرہ و کنیز دونون باعتبار اولاد آدم ہونیکے برابر ہین اور دونونکی اصل ایک ہے تو باعتبار اسلام کے بھی برابر
ہین مسروق وغیرہ نے کنیز کو حرہ کے مقابل مین میتہ کا حکم کیون فرمایا ہے اور یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ حضرات انبیا
علیہم السلام مین بھی اللہ پاک نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے کقولہ تعالیٰ تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض اور ملائکہ
مین بھی بعض سے بعض افضل ہین کما فی مدارج النبوۃ و ملائکہ نیز بعضے از ایشان فاضل اند از بعضے افضل ایشان جبرئیل است
کہ او را روح الامین خواندہ و مظہر علم و حامل وحی ست و سہ فرشتہ دیگر افضل اند از سائر ملائکہ و در سائر ملائکہ نیز فاضل و

وہ دیندار ہون تو بہی درست نہین ہے اور اس صورت مین آپکو اور آپکے برادری کے لوگونکو بہیج ہونیکا بہی محل تہا اور اب بہی اگر حضرات علما معتبرین و فضلا مستندین کی کسی کتاب مین یہ مضمون دکہلا سکین تو لاریب آپ راست گو و فائز المرام ہو سکتے ہین ورنہ آپکا یہ لکہنا حضرات علما و شرفا پر اتہام صریح و دروغ قبیح ہے کیونکہ فساق بن الشرفا من الاراذل کا باعتبار فسق کے ایک ہی حکم ہے **قولہ ۳۱** ملنگر گرگون گرگون کہاوین **اقول ۳۱** چہ پیکر چہ پید اخند چہ سان فہم پریشانم ہزبان یار من ترکی و من ترکی نمیدانم کیون جناب لفظ گرگون بہ دو کاف فارسی کے معنی کیا ہین اور یہ کس ملک کی زبان ہے کن لوگون کا محاورہ ہے اس جملہ کا مطلب کیا ہے مگر طرز تحریر سے مفہوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی چہیڑ نا کوات سے ہے اگر فی الواقع یہی بات ہے تو تعجب نہین جناب سامی ضرور نوشیجان فرمایا کرتے ہونگے ورنہ لفظ کہاوین آپ کیون لکہتے اور اگر آپ فرماوین کہ یہ مثل ہے تو حضرت ارشاد ہو اسکی اصل کیا ہے اور اگر کسی کتاب سے اسکو اپنے نقل کی ہے تو اس کتاب کا نام لکہیے کیونکہ ناقل پر تصحیح نقل ضرور ہے مثلاً زید آپسے بیان کرے کہ الحاکة اذا صلی رکعتین فانتظر الوحی مثل ہے اسوقت آپ اس سے پوچہین کہ یہ مثل کس کتاب مین ہے وہ کہے قبلہ خزینۃ الامثال مین ہے یا طرف حوالہ پر اکتفا نکرے کتاب لاکر کہولکر آپکے سامنے رکہدے اوسوقت زید بیشک سچا کہلاویگا کیونکہ اسنے تصحیح نقل کردی پس جناب والا نے جو اسجا حضرات شرفا کی نسبت یہ عبارت بر شناعت لکہی ہے اسیطرح آپ پر بہی تصحیح نقل ضرور ہے ورنہ آپ کاذب و مفتری ہین لیجیے عیوب ذمیمہ مذکورہ سے دو عیب آپکی ذات شریف مین ثابت ہو گئے اول کذب گوئی دوم افترا بندی **قولہ ۳۲** اور اپنے تئین شریف کہلاوین **اقول** جبکہ کفار مین شریف النسب ہوا کرتے ہین کما فی الکبیر کا کافر یکون نسیبا انتہی باوجودیکہ وہ مثل حمار و کالانعام ہین کما فی الکتاب المسطور لان الکافر حمار اذ ہو کالانعام بل اضل انتہی اور بعد مشرف باسلام ہونیکے انکی وہ شرافت قائم رہتی ہے لقولہ علیہ السلام خیار کم فی الجاہلیۃ خیار کم فی الاسلام پہر فساق شرفا مین بطریق اولی شرافت نسب قائم رہیگی ہرگز زائل نہو گی لیکن چونکہ کرامت تقوی کو شرافت نسب پر تقدم ہے کما فی الکبیر فاعلم ان النسب یعتبر بعد اعتبار العبادۃ الخ اسواسطے اتفاقاً اگر کوئی دنی النسب درجہ تقوی حاصل کرے تو عند اللہ باعتبار تقوی وہ بزرگ ہوگا اور عند الناس اسی شریف النسب کو ترجیح ہوگی کما فی الکبیر ولکن اذا اجتمع فی اثنین الدین المتین واحدہما نسیب ترجح بالنسب عند الناس لا عند اللہ لان اللہ یقول وان لیس للانسان الا ما سعی و شرف النسب لیس مکتسباً ولا یحصل بسعی انتہی و فساق شریف فساق ذلیل سے افضل ہین کیونکہ انمین ایک شرافت ہے اور رذیل اس سے محروم ہین کما فی تاریخ الخلفا للسیوطی عن علی بن ابی طالب رض قال قال رسول اللہ صلعم الامراء من قریش ابرارہا امراء ابرارہا و فجارہا امراء فجارہا انتہی اور کفار شریف و رذیل کا حکم اسی سے ظاہر ہے فافہم پس اگر کوئی برہمن یا کوئی راجپوت مشرف باسلام ہو اور اقوام اراذل ہنود سے بہی

ہوتا ہی کہ حضرت مولف زینۂ حماقت سے قصر افتخار پر پہنچے اور وہاں جاکر مرغ بے ہنگام کی طرح بانگ فخر دینے لگے نعوذ باللہ
ایسے جاہل بھی مصنف بنیں اور علما و شرفا سے منہ آئیں سچ ہی ع بےحیا باش ہرچہ خواہی کن **قولہ ۱۴** استغفر اللہ کیا یہی شرافت ہی ہرگز
ہرگز نہیں بلکہ یہ بالکل نادانی و حماقت محض ہے **اقول** صرف بیان شرافت خاندان و اظہار لیاقت و دمان کو فخر کہنا اور سمجھنا
سراسر جہالت و حماقت ہی بالیقین سفاہت و رذالت ہی کیونکہ فخر میں احتقار غیر شرط ہی پس مصداق اذا فات الشرط فات المشروط
جبکہ احتقار غیر منظور نہو تو بیشک سنت و مستحب بلکہ من وجہ سنت ہی کیونکہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ نے بھی اپنے کو سید ولد
آدم فرمایا ہے کما مر وفی مجمع البحار فیہ انا سید ولد آدم ولا فخر ہو ادعاء العظم والکبر والشرف ای لا اقولہ تبجحا ولکن شکرا للہ وتحدثا بنعمتہ
وتبلیغا الی الامۃ مما یجب معرفتہ والایمان بہ واللواء فی لشکل افتخر بہ بل بولی الذی اعطانی اولا افتخر بہ لا انہ اعلم الامن قبل
نفسی بل بفضل ربی وح الفخر فی الانساب ای مع احتقار غیرہ ولا مطلقہ معتبر بہ لیل طلب الکفاءۃ فی النکاح الخ **قولہ ۱۴**
قال اللہ تعالی فلا انساب بینہم یومئذ ولا یتساءلون ترجمہ پس جب پھونکا جاویگا صور پس نہیں نسب درمیان انکے اور نہ وہ ایسے
پوچھے جائینگے **اقول** جاے غور ہی کہ آپ حضرت مولف نے آیہ کریمہ کے ترجمہ مین کسقدر تحریف کی ہی کسدرجہ تصحیف کی اور
کیونکہ صحیح ترجمہ اس آیت کا یون ہی فی موضح القرآن پس جب پھونکا جاویگا بیچ صور کے پس نہین نسب درمیان انکے اس دن
اور نہ ایک دوسرے کو پوچھیگا انتہی اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب فتح الرحمن مین اس آیت وافی الہدایت کا ترجمہ یون تحریر
فرماتے ہین پس چون دمیدہ شود در صور پس قرابتہا نباشد میان ایشان آنروز ونہ دیگر سوال و جواب کنند انتہی وفی البیضاوی فلا
انساب تنفعہم لزوال التعاطف والتراحم من فرط الحیرۃ واستیلاء الدہشۃ بحیث یفر المرء من اخیہ وامہ وابیہ وصاحبتہ
وبنیہ او یفتخرون بہا یومئذ کما یفعلون الیوم ولا یتساءلون بعضہم بعضا لاشتغالہ بنفسہ وہو لا یناقض قولہ واقبل بعضہم
علی بعض یتساءلون لانہ عند النفخۃ وذلک بعد المحاسبۃ ودخول اہل الجنۃ الجنۃ والنار النار انتہی وفی الحسینی فلا انساب بینہم پس
نسبہا نباشد میان ایشان یومئذ دران روز یعنے علاقہ نسب منقطع گردد و ہیچ ذی رحمے را برکسی حق رحم نباشد الی قولہ ولا یتساءلون
ونپرسند یکدیگر را از نسب یا کسے کسے را نپرسد جہت مشغولی بحال خود واین قبل از محاسبہ باشد وبعد ازان حال یکدیگر بپرسند
الخ پس اس آیت پاک سے استدلال اوپر نفی نسب حماقت ہی سراسر جہالت ہی کما فی الکبیر اما فی قولہ فلا انساب بینہم یومئذ
ولا یتساءلون من المعلوم انہ سبحانہ اذا اعادہم فانسابہم ثابتۃ لان المعاد ہو الولد والوالد فلا یجوز ان یکون المراد نفی النسب
فی الحقیقۃ بل المراد نفی حکمہ وذلک من وجوہ الخ وفی العزیزیہ در حدیث شریف وارد است کہ اول من اشفع لہ من امتی اہل بیتی
ثم بنو ہاشم ثم الاقرب فالاقرب من قریش و از حضرت امیر المومنین عثمان ذی النورین مروی است کہ پیغمبر فرمودند واللہ
اگر کلید بہشت بدست من شود من ہیچکس را از بنی امیہ بیرون بہشت نگذارم انتہی اس سے صاف ثابت ہے کہ میان ان

فاسق ثابت ہوئے اور صفحہ ۹ مین آپنے لکھا ہے اور دوسرونکو چھوٹی قوم کہکر ذلیل نکرین ورنہ گناہ کبیرہ کے مرتکب ہونگے انتہی
اس قول کے حسب مضمون جس قوم کو آپنے چھوٹی قوم سے مراد کہا ہے اسکو ذلیل کیا ہی اور خود گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوکر فاسق بنے ہین
اور صفحہ ۱۱ مین آپنے لکھا ہی اور چھوٹی قوم کہنا کسی کتاب سے ثابت نہین اور نہ کسی مذہب مین روا ہی انتہی اس قول سے آپکی یہ صفت
ثابت ہوئی کہ جو کام کسی کتاب سے ثابت نہین ہوتا اور کسی مذہب مین روا بہی نہین ہوتا جیسے زنا وغیرہ اس قسم کے کام کو آپ
باوجود علم عدم ثبوت و عدم جواز آپ بجالایا کرتے ہین اور صفحہ ۱۲ مین آپنے لکھا ہی اور چھوٹی قوم کہنا جائز ہے تو وہ لوگ لکھلا
دین انتہی بس اب آپکے خصم کو دکھلانیکی حاجت نرہی مہربانی کرکے کتاب کہولکر بیشتر آپ ہی دکھلا دیجئے اور صفحہ ۱۲ مین آپنے
لکھا ہے کہ رسول کریم صلعم نے کبھی کسیکو انکار نکیا اور نہ چھوٹی قوم کہا انتہی اس قول سے صاف ظاہر ہی کہ دیدہ
و دانستہ آپنے رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی مخالفت کی کیون جناب باایہمہ کید دریا دینداری کا ادعا ماشاءاللہ
اور مسور کی دال ۵ کلاغ تگ کبک را گوش کرد * تگ خویشتن را فراموش کرد * **قولہ** ۳۵ خیالی ناجی شرافت تعی کو خیال
مین جانے ہوئے **اقول** ولایت برف وغیرہ کا جمنا تو مشہور ہے مگر چودہ صدی مین اسقدر جہالت کے اولی پڑنے لگے کہ تمغا بھی
جمنے لگا و ثانیاً جو رذیل النسب اپنی کو لباس شرفا سے آراستہ کرکے شریف بنا پہرتا ہے جیسے ذات شریف آپکی شرافت البتہ
ناجی ہوا کرتی ہی اصلی نہین ہوتی ہے اور جب اس سے کوئی حرکت صادر ہوتی ہے تو بمفہوای کل اناء یترشح بما فیہ حرکت ذیلانہ
ہی صادر ہوتی ہے حرکت شریفانہ کبھی اس سے صادر نہین ہوتی جسکو اسکی تحقیق منظور ہو اسکو لازم ہے کہ جناب منشی محبوب
خان صاحب محبوب کے رسالہ ابراء الصادق کو ملاحظہ کرے اور اراذل سے مجتنب و محترز رہی **قولہ** ۳۶ طعن و تشنیع مین پڑے **اقول**
اولاً طعن و تشنیع مین پڑنا یہ بہی نئی بات ہی و ثانیاً بقول آپکے حضرات شرفا اراذل کو جب حقیر و ناچیز ہی سمجھتے ہین اور انکو
اپنی مجلسون مین آنے نہین دیتے ہین تو پھر انکو طعن و تشنیع سے کیا غرض اور اگر حر اپنے کو حر اور غلام کو غلام کہے تو طعن و تشنیع
نہین ہے فقس علی ہذا **قولہ** ۳۷ جاہل تو کیا صاحب علم بہی شریک جہلا ہوکر اپنے تئین مورد الزام بناتے ہین **اقول** کس صاحب
علم نے کس امر مین جہلا کی شراکت کی ہی اسکو بالتصریح بیان کیجئے **جواب صفحہ ۶** اس صفحہ مین مولف نے بقطع و
برید چند الفاظ سطر ۹ سے سطر ۱۴ تک جرالشان کے صفحہ ۱۶ کی عبارت سرقہ کی ہی **قولہ** ۳۸ جب اہل علم بہی شریک حال
جہال ہوئے **اقول** یہ حضرات علما پر اتہام ہے افتراء الاکلام ہی **قولہ** ۳۹ کتاب اللہ والرسول سے بے بہرہ ہین **اقول** ہان ہان البتہ
یہ عبارت واو طلب ہے اور کیون نہو کیسے عالم بے بدل ادیب عدیم المثل کی عبارت ہی کہان ہین کودکان دبستان کہان ہین
اطفال نحو میر خوان ذرا اس قول کو پڑہین اور اسکے لکھنے والیکو ادب کی داد دین ۵ جہال وقت اہل تصانیف بنتے ہین لکھنا
بہی جانتے نہین جو بشعور خط **قولہ** ۴۰ کیون نہ افتخار خاندان و شرافت نسبی پر فخر کرین **اقول** واہ وا افتخار پر فخر کرنا کیا خوب معلوم

الشیخ ابن کثیر یہ حدیث لا اصل لہ فی الصحیحین انتہی مگر چونکہ یہ حاشیہ کی عبارت ہے اور کس کتاب کی عبارت ہے وہاں اسکا
کچھہ ذکر نہیں ہے اسواسطے اسکی تائید مین صواعق محرقہ کی عبارت مین نقل کرتا ہون اخرج احمد والحاکم عن المسور
ان النبی صلعم قال فاطمہ بضعۃ منی یغضبنی ما یغضبہا ویبسطنی ما یبسطہا وان الانساب تنقطع یوم القیامۃ غیر نسبی وسببی وصہری انتہی

قولہ ۴۳ فرمایا رسول مقبول صلعم نے لیس لاحد فضل علی احد الا بالدین او عمل صالح یعنی کسی شخص کو کسی پر بزرگی نہیں ہے
مگر باعتبار دین اور نیک عملی کے اور نسب کی عمدگی کا اعتبار نہیں ہے **اقول** اولاً حضرت مولف سے یہ پوچھنا چاہیے کہ اس
قول مین اور نسب کی عمدگی کا اعتبار نہیں ہے حدیث کی کس عبارت کا ترجمہ ہے وثانیاً اس حدیث کے مخرج امام احمد و بیہقی
ہین اور دونون صاحبون نے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کما فی الترغیب والترہیب للمنذری ونصہ فی شان ہذا الحدیث
رواہ احمد والبیہقی کلاہما من روایۃ ابن لہیعۃ اور ابن لہیعہ کی نسبت اکثر نقاد احادیث کو بہت کچھہ کلام ہے چنانچہ ترغیب
مذکور مین مسطور ہے عبد اللہ بن لہیعۃ الحضرمی قال ابن معین وابو زرعۃ لا یحتج بہ وقال النسائی ضعیف وقال
ابن مہدی ما اعتد بشیء سمعتہ من حدیث ابن لہیعۃ الا سماع ابن المبارک وقال ابن معین ہو ضعیف قبل ان
تحترق کتبہ وبعد احتراقہا انتہی وفی کشف الاحوال فی نقد الرجال عبد اللہ بن لہیعۃ لا یوثق بہ نسب الی ان ابن
وضعفاء البحر وثالثاً علی تقدیر التسلیم یہ حدیث باب حث وزجر سے ہے کما فی مشارق الانوار للطحاوی وما ورد من الاحادیث
التی تفید بعدکا فذلک من باب الحث والزجر الخ کیونکہ نسب تو شرعاً وعرفاً معتبر ہے کمامر جواب قول ۴۲ تا فلا عن الکبر اور
یہ نسب وہ چیز ہے کہ جو شخص اپنا نسب چھپاوے یعنی قصداً اپنے باپ کو چھوڑ کر دوسرے کو اپنا باپ بتلاوے اسپر بہشت حرام ہے
کما فی صحیح المسلم سعد بن ابی وقاص یقول سمع اذنای من رسول اللہ صلعم وہو یقول من ادعی ابا فی الاسلام غیر ابیہ
یعلم انہ غیر ابیہ فالجنۃ علیہ حرام مترجم مشارق اس حدیث کے ترجمہ کرکے فرماتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بعض
شیخ باسفل آپکو سید بتلاتے ہین بہت برا کرتے ہین کہ بہشت چھوڑکر دوزخ کی تیاری کرتے ہین انتہی ورابعاً اگر نسب
کی عمدگی کا اعتبار نہیں ہے تو آنحضرت علیہ الصلوۃ والتحیۃ نے یہ کیون فرمایا مشارق الانوار للطحاوی عن ابی لیلی
عن الحسین بن علی ان رسول اللہ صلعم قال الزموا مودتنا اہل البیت فان من لقی اللہ عز وجل وہو یودنا دخل الجنۃ
بشفاعتنا والذی نفسی بیدہ لا ینفع عبد عملہ الا بمعرفۃ حقنا اخرجہ الطبرانی فی الاوسط انتہی کیا اچھی
بات ہے کہ جناب رسالتمآب سرور عالم صلعم تو فرماتین کہ تم لوگ اہل بیت کی مودت کو لازم پکڑو کہ اسکے باعث تمہاری
شفاعت ہوگی اور تم داخل جنت ہوگے اور جو انکا حق نہ پہچانیگا اسکا عمل منتفع نہوگا اور حضرت قبلہ صاحب فرماتے ہین
کہ نسب کا اعتبار نہیں ذرا کوئی انسے یہ تو پوچھے کہ نسب کا اعتبار نہیں ہے تب سادات وغیر سادات مین اور شریف

محشر میں بیشک لحاظ نسب رہیگا اور شرافت نسب کا یہ اثر مرتب ہوگا کہ اول اہل بیت کی شفاعت ہوگی بعد ازان
بنو ہاشم کی شفاعت ہوگی اسیطرح علی الترتیب المذکور ہونکی شفاعت ہوگی آخر اس تقدم و تاخر کا باعث کیا ہوگا وہی شرافت نسب
وھو المدعا علاوہ اسکے قال اللہ تعالی والذین آمنوا واتبعتھم ذریتھم الآیۃ فی الحسنی والذین آمنوا و آنانکہ گرویدہ
اند بخدا و رسول واتبعتھم و از پی در آمدہ اند ایشانرا ذریتھم فرزندان ایشان بایمان بایمانی در روز میثاق الحقنا بھم رسانیم بایشان
ذریتھم فرزندان ایشان را در دخول بہشت یا در وصول بہ درجات ایشان یعنی اگر درجات آبا بلند باشد درجۂ ذریت را نیز مانند
بلند گردانیم تا چشم پدران بدان روشن گردد وما التناھم و ناکم تکنیم پدران را بسبب الحاق من عملھم از ثواب کردار
ایشان من شیء ہیچ چیزے یعنی فرزندان را بمرتبہ آبا رسانیم بے آنکہ نقصان بثواب ایشان رسد بلکہ بفضل و کرم اولاد
را رفعت درجہ ارزانی داریم الخ و فی جامع البیان تحت ھذہ الآیۃ یخبر تعالی عن کمال احسانہ الی المؤمنین بان
الاولاد اذا اتبعوا آباءھم فی الایمان یلحقھم بآبائھم فی المنزلۃ وان لم یبلغوا عملھم لتقر اعینھم بھم فیجمع
بینھم بان یرفع ناقص العمل بالکامل لا بان ینقص ذلک ... بین المنزلین ثم قال وما التناھم من عملھم
من شیء من النقص وفی الطبرانی قال صلعم اذا دخل الرجل الجنۃ سأل عن ابویہ و زوجتہ و ولدہ فیقال انھم لم یبلغوا درجتک
فیقول یا رب قد عملت لی ولھم فیؤمر بالحاقھم بہ الخ پس جب مومنین کاملین الایمان کی اولاد اگر ناقص الایمان ہوگی تب بھی بسبب کامل
الایمان کی رعایت وارحم الراحمین کی رحمت سے اسکے کامل ہونیکی امید قوی ہے تو حضرات سادات و فضلاء کبار و اولیاء ذوی
الاقتدار کی اولاد میں انکو اپنے نسب کے باعث بروز جزا دربار کبریا میں کیا کچھ نعمت حاصل ہونیکی امید نہیں اور دنیا
میں بھی ارحم الراحمین اپنے نیک کار بندونکی برکت سے اونکی اولاد پر رحم فرماتا ہے کقولہ تعالی وکان ابوھما صالحا فی الحسینی
بود و پدر ایشان مردے شایستہ ونام او کاشح و گفتہ اند ہفتم پدر ایشان بود و پدر صالح ہفت پدر دیگر بود و خدای ایشانرا بجہت صلاح
آن پدر محافظت فرمودہ انتہی وھکذا فی جامع البیان وغیرہ فافہم ولا تکن من الجاہلین اور قولہ تعالی فلا انساب بینھم کا مطلب
یہ ہے کہ عند النفخۃ نسب سے کچھ نفع نہوگا بعد ازان بیشک نفع ہوگا کما مر جا وہ للا انقا مگر نسب نبوی صلعم تو اس وقت بھی منقطع نہ
ہوگا کما فی جامع البیان فلا انساب بینھم لا تنفع الانساب بینھم الی قولہ وھذا فی اول یوم القیامۃ وان عمر رض
خطب علی رض من فاطمۃ رض قال اما واللہ ما بی الا انی سمعت رسول اللہ صلعم یقول کل سبب و نسب منقطع
یوم القیامۃ الا سببی و نسبی فاصدقھا اربعین الفا مالھا وروی الحافظ ابن عساکر عن عبد اللہ ابن عمر مرفوعا سالت ربی
ان لا اتزوج الی احد من امتی ولا یتزوج الی احد منھم الا کان معی فی الجنۃ فاعطانی ذلک انتہی اور کتاب مذکور کے حاشیہ پر یہ نقل ہے
الامام احمد ان فاطمۃ بضعۃ منی یقبضنی ما یقبضھا و یبسطنی ما یبسطھا وان الانساب تنقطع الا نسبی و صھری قال

رأى شيخ البلد المسلم أن القيامة قد قامت وأن اللواء على رأس محمد صلعم فأعرض عنه فقال يا رسول الله تعرض عني وأنا رجل
مسلم فقال له أقم البينة عندي أنك مسلم فتحير الرجل فقال له رسول الله صلعم نسيت ما قلت للعلوية وهذا القصر للشيخ الذي
هي في داره الآن فانتبه الرجل وهو يبكي ويلطم وبعث غلمانه في البلد وخرج بنفسه يدور على العلوية فأخبر أنها في دار المجوسي
فجاء إليه فقال أين العلوية فقال عندي قال أريدها قال ما إلى هذا سبيل قال هذه ألف دينار وتسلمها إلي فقال لا والله
ولا بمائة ألف دينار فلما ألح عليه قال له إن الذي رأيته في المنام رأيته أنا أيضا ورأيت القصر الذي رأيته لي خلق وأنت تدل علي
بإسلامك والله ما دخلت بيتنا إلا وقد أسلمنا كلنا على يديها وعادت بركاتها علينا ورأيت رسول الله صلعم فقال هذا القصر لك
ولأهلك بما فعلت مع العلوية وأنتم من أهل الجنة خلقكم الله مؤمنين اه وكفاهم شرفا أن الصلوة المفروضة لا تقبل على قول جمع
إلا بانضمام الصلوة عليهم معه صلعم ففي الحديث عن ابن مسعود الأنصاري كما أخرجه الدارقطني والبيهقي عنه قال قال رسول الله صلعم
من صلى صلوة لم يصل فيها علي وعلى أهل بيتي لم تقبل وأخذ الإمام الشافعي بظاهره وحكم بوجوبها على النبي صلعم وعلى آله فيها
ولذلك قال في هذا المعنى مشيرا إلى صحتهم وعظيم ما خصهم الله تعالى به من رعاية فضلهم بقوله ع يا أهل بيت رسول الله حبكم
فرض من الله في القرآن أنزله * كفاكم من عظيم القدر أنكم * من لم يصل عليكم لا صلوة له. **قوله** ۴۴ جو بندگی بابید پیمبرزادگی منظور نیست **اقول**
اگر پیمبرزادگی منظور نہوتی تو قرآن مبین میں بشان رفیع المکان اہل البیت آیہ تطہیر کیوں نازل ہوتی اور انکے مدح میں صد ہا حدیثیں
کیوں ہوتیں ع گر نہ بیند بروز شپرہ چشم * چشمہ آفتاب را چہ گناہ * راست خواہی ہزار چشم چنان * کور بہتر کہ آفتاب سیاہ *
شور بختان بآرزو خواہند * مقبلان را زوال نعمت و جاہ * **قولہ** ۴۶ پس فخر کرنا اپنی اپنی ذات پر الخ **اقول** سبحان اللہ کہاں انکا
فضل اور کہاں گفتار فخر ہیچ پوچ س ظلم ہے حضرتوں کی منہ زوری * سنگ یہ بے لگام کرتے ہیں **قولہ** ۴۷ کشف الغمہ عن احوال الائمہ **اقول**
اللہ ری جہالت اور واہ ری حماقت ابتک کتاب کا نام ہی صحیح لکھنا نہ آیا نہیں نہیں صحیح لکھ گیا مصنف صحیح نقل کیا ہی تھا ذرا آنکھ
نیچے کرکے اور جبر الشبان کے صفحہ ۱۷ کو کھولکر جہاں اس صفحہ میں آپکی عبارت چلی ہے اسکی سطر ۸ میں ملاحظہ فرمائیے کہ احوال الغمہ
یا احوال الائمہ ہے اور اگر بوجہ رذالت خاندانی اب بھی کچھ شرم نہ آئے اور غیرت نہ معلوم ہو بقول حضرت والد ماجد ظلہ
س شرم و حیا شریف میں ہوتی ہے مرحبا * غیرت کسی طرح نہیں آتی رذیل کو * اور آپ یہ فرمائیں کہ مصنف جبر الشبان
نے غلطی کی ہے جو ہمنے عمدہ صحیح لکھا ہے تو ارشاد ہو عمدہ کے معنی کیا ہیں اور آپکے کتب خانہ میں یہ کتاب کہاں کی چھپی ہے اصل
کتاب میں حضرت مصنف قدس سرہ نے کیا لکھا ہے س عالمون کچھ دماغ کو سوچئے * جاہل اتنا ترا دماغ نہیں * **قولہ** ۴۸ مثل ایسے
حدیثیں بھی وارد ہیں **اقول** بفضلہ تعالی اس حدیث کا حال تو کما ینبغی جواب قولہ ۲۴ میں معلوم ہو چکا اسمیں جواب عجب لا نظیر
ہیں آپکے پیٹ میں جو اور حدیثیں ہیں بخدا انکو ضرور لکھئے گا اور اگر ناگوار خاطر مقدس نہو تو ذرا اپنے محسن میاں محسن کو

النسب زدیل النسب بین مابه الامتیاز کیا چیز ہے الکلام وآیضًا فیه وفی خبر عنه صلعم اربعة انا لهم شفیع یوم القیامة المکرم
لذريتي والقاضي لهم حوائجهم والساعي لهم في امورهم عندما اضطروا اليه والمحب لهم بقلبه ولسانه انتهى ايضا فيه واعلم انه حيث صح انتسابه
اليه صلعم لشخص ولو بتحسين الظن فلا ينبغي التفتيش بالبحث عن الانساب فالناس مامونون على انسابهم فينبغي سلوك
الادب معهم واجلالهم ادبا مع جدهم ولو كان ظاهر احدهم غير مرضي فان ذلك لا يقطع نسبه وما ورد من الاحاديث
التي تفيد بعده فذلك من باب الحث والزجر ولذلك حكى المحقق ابن حجر في كتابه الصواعق عن التقي الفاسي عن بعض
الائمة انه كان يبالغ في تعظيم الاشراف فسئل عن سبب تلك المبالغة فقال ان شخصا من الاشراف يقال له مطير قدم
وكان كثير اللعب واللهو فتوقف الاستاذ عن الصلوة عليه فراى النبي صلعم في المنام ومعه فاطمة الزهراء فاعرضت عنه
فاستعطفها حتى اقبلت عليه وعاتبته وقالت له اما يسع جاهنا مطيرا وكذلك ذكر العارف بالله سيدي محمد الفاسي انه كان
يرى من بعض الاشراف اولاد الحسين ما يخالف ظاهر السنة قال فقال لي النبي صلعم مناما يا فلان باسمي ما لي اراك تبغض
اولادي قلت حاشا لله ما اكرههم يا رسول الله وانما كرهت ما رايت من فعلهم فقال لي مسألة فقهية اليس الولد العاق يلحق
بالنسب قلت بلى يا رسول الله قال هذا ولد عاق اه وقد قال ابن عباس في قوله تعالى والذين امنوا واتبعتهم ذريتهم
بايمان الآية ان الله يرفع ذرية المومن معه في درجته يوم القيامة وان كانت دونه في العمل وقد اكرم الله اليتيم بصلاح ابيهما
وقد قيل انه كان سابع جد لهما فقال تعالى وكان ابوهما صالحا فما بالك بسيد الانام بالنسبة لذريته الكرام قال الامام ابن
حجر وقد قيل ان سبب اكرام حمام الحرم انه من ذرية حمامتين عششتا على غار ثور الذي اختفى فيه صلعم عند خروجه للهجرة
قد علمت ان حسن الظن يكفينا وليس لنا البحث على صحة انسابهم وهما يدل له على وجه الاستيناس ما ذكره ابو الفرج ابن
الجوزي في كتابه الملتقط قال كان رجل ببلخ من العلويين نازلا بها وكان له زوجة وبنات فتوفي الرجل قالت المرأة
فخرجت بالبنات الى سمرقند خوفا من شماتة الاعداء فوصلت في شدة البرد فادخلت البنات مسجدا ومضيت لاحتال
لهن في القوت فرايت الناس مجتمعين على شيخ فسالت عنه فقالوا هذا شيخ البلد فتقدمت اليه وشرحت حالي
له فقال اقيمي عندي البينة انك علوية ولم يلتفت الي فعدت الى المسجد فرايت في طريقي شيخا جالسا على دكة وحوله جماعة
فقلت من هذا فقالوا ضامن البلد وهو مجوسي فقلت عسى ان يكون عنده الفرج فتقدمت اليه وحدثته حديثي وما جرى
لي مع شيخ البلد وان بناتي في المسجد ما لهن شيء يقتتن به فصاح بخادم له فخرج فقال قل لسيدتك تلبس ثيابها فدخل و
خرجت ومعها جوار فقال لها اذهبي مع هذه الى المسجد الفلاني واحملي بناتها الى الدار فجاءت معي وحملت بناتي الى
الدار وقد افرد لنا دارا في بيته وادخلنا الحمام وكسانا ثيابا فاخرة وارغد علينا بالوان الاطعمة فلما كان نصف الليل

سیادت تو نہین پائیگا ۵ قسمت کی کم نصیبی ہے ٹوٹی کہان کمند ۔ دوچار ہاتھ جبکہ لب بام رہگیا ۔ قولہ ۵ سبحان اللہ
دونون قولون سے ثابت ہوگیا کہ مسلمان آپس مین بہائی ہین اقول ماشاء اللہ کیا ذہانت ہے کیا ذکاوت ہے کیا لیاقت
ہے کیا فطانت ہے قول اول یعنے کل مومن اخوۃ سے تو البتہ آپکا مدعا ثابت ہے مگر ذرا ارشاد ہو کہ قول ثانی یعنے فہو انی سے
کیونکہ یہ بات ثابت ہوتی ہے جو بڑے تپاک کے ساتھ آپ سبحان اللہ پڑھتے ہین اور کل ایمان کے برادر دینی ہونے مین
تو کسیکو کلام ہی نہین ہے کیونکہ خود قرآن پاک سے یہ بات ثابت ہے قال اللہ تعالی انما المومنون اخوۃ الآیۃ قولہ ۵ جو
لوگ انکار کرتے ہین اور چہوٹی قوم کہتے ہین اقول چہوٹی قوم کو چہوٹی قوم کہنا مستلزم انکار نہین ہے یہ تو ایک محاورہ کی بات
ہے جیساکہ لوگ چہوٹے بہائی کو چہوٹا بہائی کہتے ہین چہوٹے بیٹے کو چہوٹا بیٹا کہتے ہین چہوٹی بی بی کو چہوٹی بی بی کہتے ہین
وقس علی ہذا مگر تمسخر یا استحقار اگر کوئی ایسا کہیگا تو بیشک گناہ گار ہوگا کما مر فی جواب قول ۱۲ اور جنلوگونکے کسی قدر حالات
جواب قول ۱۴ مین مذکور ہوئے ہین تاوقتیکہ وہ لوگ اپنے ان حرکات ذمیمہ سے باز نہ آئین اور توبہ خالص نکرین انکی ساتھ
مجالست ومواکلت سے انکار کرنا شرعی معاملہ ہے جو انسے احتراز نکریگا وہ گنہگار ہوگا قولہ ۵ وہ برا کرتے ہین اقول برا
کرنیکی دلیل کیا ہے قولہ ۵ گناہ کبیرہ کے مستحق بنتے ہین اقول ارشاد ہو گناہ کبیرہ کی تعریف کیا ہے اور چہوٹے
بہائی کو چہوٹا بہائی کہنا کس کتاب مین گناہ کبیرہ لکہا ہے علاوہ ازین گناہ کبیرہ کا مستحق بننا کیا خوب آپنے فرمایا ہے
واللہ قابل ملاحظہ اطفال دبستان یہ فقرہ ہے اور کیون نہو اتنے بڑے عالم کا یہ کلام ہے بیشک حق یہ فرمودہ علیہ السلام
ہے وکان زعیم القوم ارذلہم واکرم الرجل مخافۃ شرہ رواہ الترمذی ذرا ارشاد ہو اس حدیث مین ارذلہم سے
کون لوگ مراد ہین حیف صد حیف جو جہلا و حمقا مرتکب ومستحق کو مترادف جانین اور انمین فرق نکر سکین وہ بہی
دفتر علما مین اپنا چہرہ لکہائین اور صاحب تصنیف وتالیف بننے کا عزم کرین سچ ہے ع چہ داند بوزنہ لذات ادرک
قولہ ۵ اور شکایت کرنے کے عذاب مین گنے جاتے ہین اقول کیا عذاب مجسم نکیر واللہ بہنیا گنا جاتا ہے اور
اس جملہ کا مضمون بالاکے مضمون سے بہی بسیقدر بڑہا ہوا ہے اور ترقی کا بہی یہی مقتضا ہے حق تو یہ ہے عذاب مین گنے جانا یہ آج ہی
سنا ہے المطالب ای جناب قطب صاحب اگر اس ہرزہ درائی سے آپکا منشا یہ ہے کہ شکایت کرنے عذاب کے مستحق ہونگے
تو یہ دعوا ہوا اور یہ دعوا بے دلیل قبول نہین ہے پس اسکی دلیل کیا ہے قولہ ۵ اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان
کو یہ کہے کہ فلان شخص کا نسب اچہا نہین اقول اسکا جواب تو زجر الشبان کے صفحہ ۱۹ ہی مین موجود ہے جہان اسکی یہ عبارت

درج ہے اور اس فقرہ کو منہ مطلب سمجہکر قلم انداز کیا ہے سطر ۱ مین دیکہئے یہ لکہا ہے یا نہین مثلاً بہ نیت تحقیر کے کہنا نسب فلان
شخص کا اخس ہے کشمس فی نصف النہار ہویدا اور آشکار ہے کہ بہ نیت تحقیر اچہا نہین کہنا اچہا نہین اسکو ہم بہی تسلیم کرتے ہین

اپنے مربی باشوکت میان شوکت سے کہ بقول اکثر احباب یہ دونون حضرات ایکی یل شاعری کے انجن ہین میان جرأت کے اس شعر کا مطلب بہی سمجھ لیجئے گا س۵ عبث عدو کو ہے جرأت کی ہمسری کا خیال ٭ کہ بہولے اپنی بہی کوا چلے جو ہنس کی چال ٭ کہو یہ بات اوڑا دے حسد کی جی سے لگا ن ہمنشین کل اسپہ جو یہ اہلا اپروبال ٭ حضور بلبل بستان کرے نوا سنجی جواب ٭ اس صفحہ مین حضرت مولف زلزلہ فوق الذکر سطر ۱۳ سے سطر ۱۵ تک زجر الشبان کے صفحہ ۱۶ کی عبارت اڑائی ہے اور سطر ۱۵ سے صفحہ ۱۰ کی سطر ۲ تک زجر الشبان کے صفحہ ۱۸ کی عبارت چرائی ہے قولہ ۴۸ اس طرح سے تم الخ اقول اس شعر مین کہ کا قافیہ تم ہی یہ بیچاری شاعری پر ظلم ہے قولہ ۴۹ مسلمان بہائی کو اپنے حقیقی بہائی کیطرح سمجہین بمطابق اس حدیث کے کل مومن اخوۃ اقول اولا یہ عبارت یہ حدیث کس کتاب مین ہے اور اس حدیث کا راوی کون ہے وثانیہ حرف انما المومنون اخوۃ ہے اسکا مطلب ہے کہ کل اہل ایمان باعتبار ایمان ہونیکے بہائی ہین اس سے یہہ ضرور نہین ہے کہ اسکو حقیقی بہائی سمجہو کیونکہ اخوۃ دینی و اخوۃ نسبی مین بہت فرق ہے چنانچہ دینی بہائی کی ہمشیرہ یا دختر کے ساتہہ عقد کرنا درست ہے اور حقیقی بہائی کی ہمشیرہ یا دختر کے ساتہہ ہرگز درست نہین پس برادر دینی کو برادر حقیقی کون کیونکر سمجہہ سکتا ہے اور یہ بہی کچہہ ضرور نہین ہے کہ جو برادر دینی ہو وہ حسب نسب و شرافت و فضیلت مین بہی برابر ہو اگر یہ بات ہوتی تو حرمعبد کہ من حیث دین دونون برابر ہین او باہم دینی برادر ہین تو صاحب شارع انہین جو اکثر امور مین فرق کیا گیا ہے ہرگز فرق نکیا جاتا اسیطرح شریف و رذیل کا معاملہ بہی سمجہنا چاہئے کہ گو بحیثیت دین برابر دینی ہین مگر حسب و نسب و شرافت مین برابر نہین ہین اور اسیواسطے شرع مین کفو کا اعتبار کیا گیا ہے کما مر فی جواب قول ۲۱ اور اسکی ایک مثال یہ بہی ہے کہ مثلا ایک عورت حسین دیری پیکر ہے اور ایک سیاہ فام و کریہہ المنظر ہے اگرچہ باعتبار انسانیت دونون برابر ہین مگر باعتبار حسن برابر نہین گو وہ پری پیکر نادار ہو اور وہ سیاہ فام مالدار ہو مد نظر شہر یار ہو مگر جب حسن کا ذکر آئیگا تبہی پری پیکر کہلائیگی اور کریہہ المنظر کریہہ المنظر بتلائی جائیگی قولہ ۵۰ رسول مقبول صلعم نے اسکو اپنا آل فرمایا ہے قال النبی صلعم من سلک علی الطریق فہو آلی ترجمہ یعنی جو شخص چلا اوپر میرے طریقے کے وہی میری آل ہے اقول اولا اس حدیث کا راوی کون ہے اور یہ حدیث کس کتاب مین ہے وثانیا علی تقدیر التسلیم بان البتہ سید بنی کا خوب تہکہنڈہ ہاتہ آیا ہے عجب نہین حضرت مولف صاحب کے سر مین سید کہلانیکا سودا سمایا ہے کیونکہ اس حدیث مین آل کی لفظ ہے اور مولف نے بہی آل ہی ترجمہ کیا ہے اگر یہ سودا نہوتا تو وہ صحیح ترجمہ کرتے مگر یہ یاد رہے کہ یہ سودا خام رہیگا انکا بلنے نہ پائیگا کیونکہ یہ لفظ کئی معنون مین مستعمل ہے کما فی الغیاث آل الی قولہ بعربی بمعنی فرزند و اہل خانہ و پیروان کذا فی المنتخب انتہی وفی نور الانوار والآل اہل بیتہ و عشیرتہ او کل من تقی انتہی پس صحیح ترجمہ اسکا یون ہی کہ جو شخص چلا طریقہ پر میرے پس وہ پیروی کرنیوالا میرا ہے یعنے مومن متقی ہے اور یہ بہی امر ہے کہ متقی غیر آل نبی مستقی آل نبی کے برابر نہین ہوسکتا ہے کیونکہ شرافت تقوی وہ حاصل کریگا مگر شرافت

عزا بیہ او تولی غیر ابیہ فعلیہ لعنة الله والملائکة والناس اجمعین والاحادیث فی ذلک کثیرة مشہورة فلا نطیل بذکرها
انتہی بالالتزام اگر کوئی مجھسے آپکا حال دریافت کرے تو مین کیا کہون کیا جواب دون یہ کہون کہ یہ شخص پورن یا پہیرو صاحب کا لڑکا ہو
اسکا وطن بلیا ہی یا یہ کہون کہ اس شخص کا وطن غازیپور ہے اور مولوی پیر محمد صاحب کا صاحبزادہ ہی اگر آپ جواب ثانی کی اجازت
دین تو یہ بتلائین کہ دیدہ و دانستہ مین کیونکر جہوٹہ کہون یہ کس کتاب مین درست ہے اور پہر اگر کوئی شخص ایسا کرے یعنی آپکی
حسب ایما ہی چلے اور بعد ازان اُس پوچہنے والے نے کسی اور سے بہی دریافت کیا اور اُسنے سچ کہدیا تو اس صورت مین دریافت کرنیوالیکے
نزدیک اسکا بہی اعتبار گیا آپکے مانند مفت وہ بہی جہوٹہا بنا خسر الدنیا والاخرہ کا مصداق ہوا بہلا اسکو کوئی فہیم صاحب طبع سلیم
تسلیم کریگا اور اگر جواب اول دون تو بقول آپکے گناہ کبیرہ کا مستحق بنتا ہون اور شکایت کرنیکے عذاب مین گنا جاتا ہون یہ دونون
فقرے حضور ہی کے طبع زاد ہین انکے مطالب حضور ہی جانتے ہونگے اور اگر چپ رہون تو حدیث شریف مین آیا ہے الساکت
من الحق شیطان اخرس غرض ہر سہ صورت مردود ہے اب تاوقتیکہ بسند معتبر آپ کوئی تیسرا جواب نہ بتلائینگا بمصداق قولہ
علیہ السلام الصدق ینجی والکذب یہلک مین سچ سچ کہونگا کبہی جہوٹہ بات منہ سے نہ نکالونگا اور مین آپکو ایک وظیفہ بتلاتا ہون
اگر اسکو جابجا باواز بلند پڑہا کیجیے گا تو عجب نہین کہ اسکے فائدہ سے آپ محروم نہ رہین اگر فائدہ آپکے سمجہہ مین نہ آئے تو رسالہ [illegible] کے
جواب مین مجہہ سے پوچہئے گا انشاء الله المستعان جواب الجواب مین بہت عمدہ طور سے مین آپکو سمجہا دونگا اور وہ وظیفہ یہ ہی
پیشتر مذاف بودم بعدہ گشتیم شیخ ؛ غلہ چون ارزان شود امسال سید میشوم ؛ **قولہ** ۵ یا فلان محلے یا فلان شہر کے لوگون الخ
اقول کسی قوم یا کسی شہر و محلہ کے باشندونکی نسبت علی العموم کوئی بات بیان کرنی غیبت نہین ہے کما فی الاحیاء واما قولہ
قال القوم کذا فلیس ذلک غیبة انما الغیبة التعرض لشخص معین اما حیا او میتا انتہی و فی مالابد منہ و غیبت نیست مگر شخص معین
را بد گفتن اگر اہل شہر را غیبت کند غیبت نباشد انتہی **قولہ** ۵ یا اوسکے نسب کا سلسلہ معلوم نہین **اقول** جو شخص
جسکے نسب کا سلسلہ نہ جانتا ہو وہ یہ کیونکر کہہ سکتا ہے کہ ہم فلان کے نسب کا سلسلہ جانتے ہین کیا یہ کہنا جہوٹہ ہوگا
بیشک جہوٹہ ہوگا اچہا آپ ہی سے مین پوچہتا ہون کہ چاندنی کے جس محلہ مین آپکی والدہ ماجدہ رونق افروز و مسکن پذیر ہین
وہان کے لوگون کی قومیت کیا ہی اور انکے خاندانی سلسلے کیا ہین اگر آپ یہ جواب دین کہ ہمکو انکے خاندانی سلسلے معلوم
نہین ہم کیا بتلائین تو پہر دوسرا شخص جسکے خاندان کے سلسلہ کو نہ جانتا ہو اسکے اسی جواب پر آپ چراغ پا ہوکر اپنے رسالہ مین پہر کیون اگلتے
ہین اچہا یہ سب باتین جانے دیجیے آپ اپنا ہی خاندانی سلسلہ بتلائیے بہت نہین بس ہی پشت کے نام بتلائیے دیا پانچ پشت
کے نام بتلائیے یقین تو ہے کہ اسقدر تو آپکو ضرور یاد ہوگا اور اگر نہ بتلا سکین تو سعدی کا یہ قطعہ پڑہئے اور خبردار پہر کبہی کسی کی نسبت
مقابلہ مین شرافت کا دم نہ بہریے ۵ ندہد ہوشمند روشن رای ؛ بفرومایہ کارہای خطیر ؛ بوریا باف گرچہ بافندہ است ؛ نبرندش بکارگاہ حریر

اور اسی سے یہ بات بھی نکلتی ہے کہ جب نسبت تحقیر ہو تو کوئی قباحت نہین فافہم پس غور کرنا چاہیئے کہ جسکا نسب جیسا ہو اگر ویسا نہ بتلائے تو کیا کرے جھوٹہ بولے بڑے کو اچھا کہے یہ تو ہو ہی نہین سکتا شریف کو شریف اور رذیل کو رذیل ہی کہنا ہوگا اور جو شخص جس نسب کا ہوگا اسی نسب کا بتلایا جائیگا مثلا جیسے آپکی حرکات رذیلانہ کلکتہ مین شایع ہوئی ہین اور آپکے نسب کی تفتیش کی گئی ہے اب بفضلہ تعالیٰ بہت عمدہ طور سے ہین آپکے نسب سے آگاہ ہون اور باعلی الصوت کہتا ہون کہ ایک شخص جاہل بیر دیا پورن جانک کے آپ صاحبزادے ہین اور آپکا وطن بلیا ہی و لاس چانک آپکا نانا ہے مگر زمانہ صبا د بدو شعور سے آپنے اپنے کو چچا کا کہا تہا اور شریف بنا رکہا تہا اور شاید غازیپور مین مولانا محمد فصیح صاحب کے جرہ تلامیذ مین مولوی پیر محمد صاحب کوئی بزرگ شریف القوم گذرے ہین انکو آپ خوب جانتے ہونگے ورنہ آجتک نہ کوئی تحریر انکی میری نظر سے گذری اور نہ سکان غازیپور سے انکا نام یا اونکی کوئی تعریف سنی نہ کسی اہل علم نے کبھی انکا کچھ ذکر کیا کسی استفتا پر تخط پایا الغرض انکو آپ اپنا باپ بتانے لگے ذات شریف کو شریف جتانے لگے چنانچہ اپنے رسالہ مفید الواعظین مین بصفحہ ۳ آپ اپنا نسب یون زیب رقم فرماتے ہین عزیز الرحمن عرشی غازیپوری ابن جناب معلی القاب حضرت مولوی حافظ پیر محمد صاحب قبلہ تلمیذ حضرت مولانا محمد فصیح صاحب غازیپوری انتہی اور اپنے اس رسالہ کے صفحہ ۳ کے حاشیہ پر اپنی نسبت صرف ابن مولوی پیر محمد صاحب لکہا ہے خلعت معلی القاب خطاب حافظ و لقب قبلہ چہین لیا ہی اور مجھے ایسا خیال پڑتا ہے کہ آپنے کسی تحریر مین ابن شیخ پیر محمد بھی لکہا ہے اور جس روز آپنے گول تالاب پر مجمع عام مین کوئی تین چار سو آدمی کھڑے ہونگے ایک شریفہ کو تین طلاق دینے کی زبانی تصدیق کی یعنے یہ اقرار کیا کہ ہمنے بنت فلان کو تین طلاق دیا اور بدست خاص اسی مضمون کا طلاق نامہ بھی لکھدیا اسکے عنوان مین یہ عبارت لکھی کہ عزیز الرحمن ابن محمد پیر محمد الخ اسمین نہ حافظ نہ مولوی نہ جناب نہ معلی القاب نہ قبلہ کچھ بھی نہ لکہا اور کلکتہ کے خورد و کلان اس بات سے آگاہ ہین کہ آپکا نام دین محمد ہے اور کچھ دنون آپکا نام دین محمد بھی رہا ہے چنانچہ رسالہ قندیل عرشی مطبوعہ کلکتہ مین آپنے خود اپنا نام دین محمد لکہا ہی اور حافظ عبد الحمید صاحب حمید نواسہ حافظ جلال الدین مرحوم نے بھی اسکی تقریظ مین آپکا نام دین محمد لکہا ہی اور مجموعہ نعت مین آپنے اپنا نام عزیز الرحمن عرف دین محمد لکہا ہی اور انتخاب عرشی مین اپنا نام عبد الرحمن لکہا ہی اب للہ انصافا آپ ہی بتلائیے کہ کوئی انکو کسکا لڑکا سمجھے اور آپکا کیا نام تصور کرے بھلا جو شخص اپنے باپ کو جانک جاہل ہونیکے باعث باپ نکہے اور اسپر طرہ یہ کہ ماں کو بھی نالکہو اور اپنے کو شریف جتانیکو واسطے دوسرے ایک شریف مولوی مردہ کو اپنا باپ قرار دیکر تمام ایک شریف کو اپنا خسر لکہے ایسے کاذب کو شریف تو کوئی بھی نہین سمجھتا ہون قابل ہی ہی مجلسون مین آ ئیگا اور اسکے گہر کبھی نہ جائینگے اور قبولا ایسے شخص کا کیا حکم ہے یہ بھی دیکھ لیجئے فی الصواعق المحرقۃ فی التحذیر عن الانتساب الی غیر الآباء وانہ کافر ملعون فی صحیح البخاری عن ابن عباس رض قال قال رسول اللہ صلعم من انتسب الی

جائز لکھتے ہین اور ابن عابدین شامی رد المحتار حاشیہ در المختار مین چار اضافہ کرکے دس صورتین تحریر کرتے ہین اور راقم الحروف تین صورتین زیادہ نکالکے تیرہ صورتین لکھتا ہے اور ہر صورت کے جواز کی وجہ بہی تحریر کرتا ہے الغرض ص ۲۹ سے ص ۶۵ تک تیرہ صورتونکو بالتصریح بیان فرمانیکے بعد افادہ فرماتے ہین ہر گاہ معلوم ہوا کہ تیرہ صورتین غیبت کی جائز ہین چنانچہ بالتفصیل مذکور ہوئین پس معلوم ہوا کہ غیبت جو شرع مین حرام ہے وہ یہ ہے کہ غیبت کرے کسی شخص معین کی کہ فسق و فجور مین آشکارا مبتلا نرہتا ہو اور اوسکے گناہونسے لوگونکو ضرر بہی نہین ہوتا اور بے حیا بہی نہو بہ نیت ذلت اوس شخص کے نہ واسطے کسی فائدہ دینیہ کے پس اگر غیبت مجہول کی کی درست ہے اور اسیطرح جو گناہونمین آشکارا مبتلا رہتا ہے اوسکی غیبت درست ہے اور جو شخص بیحیا ہو اوسکی بہی غیبت درست ہے اور جو شخص پوشیدہ گناہون مین مبتلا رہتا ہو اور اسکے گناہون سے لوگونکو ضرر پہونچنے کا احتمال ہووے اوسکی بہی غیبت درست ہے اور اسیطرح کسیکی غیبت بہ نیت اوسکے ذلت دینے کے بلکہ بہ نیت افسوس کے درست ہے اور اسیطرح کسیکی غیبت کسی فائدے کے سبب سے مثلا اپنا حق پانے کے واسطے یا کوئی مسئلہ معلوم ہونیکے واسطے یا صورت فتوی کی بنانیکے واسطے یا لوگون کے ڈرانے کیواسطے بہی درست ہے چنانچہ تفصیل ہر ایک کی اپنے مقام پر مذکور ہو چکی انتہی **قولہ ۱۳** قال النبی صلعم الغیبۃ اشد من الزنا **اقول** صغانی نے اپنے رسالہ موضوعات مین اس حدیث کو موضوع لکہا ہے وہذا عبارتہ ومنہا قولہم الغیبۃ اشد من الزنا انتہی **قولہ ۱۴** اور ایک روایت آئی ہے کہ ایک عورت خدمت بابرکت مین رسول کریم صلعم کے آئی بعد انجام ہونے مقصد دلی کے رخصت ہوئی تو اسوقت حضرت عائشہ رض نے فرمایا کہ اگر یہ عورت پستہ قد نہوتی تو خوب تہا آنحضرت صلعم نے فرمایا ای عائشہ رض تمنے اس عورت کی غیبت کی ہے پس ابہی تہو تو جب حضرت بی بی صاحبہ نے تہوکا تو انکے منہ سے ایک لوتہڑ گوشت کا گر پڑا اسوقت آپنے فرمایا کہ جب کوئی آدمی کسی شخص کی غیبت کرتا ہے تو مرے ہوئے کا گوشت کہاتا ہے **اقول** اسجا مولف کی تحریف قابل تماشا ہے وضاع روایت بنگیا ہے بایںصورت کہ اپنے اس پوری قول کو اسنے ایک روایت کہا ہے اور یہ صریح کذب ہے کیونکہ یہ ایک روایت نہین ہے بلکہ اسمین دو روایتونکا کچھ کچھ بیان ہے اور کسیقدر عبارت مصداق ایجاد بندہ ہے تشریح اسکی یہ ہے کہ آغاز قول سے اس عورت کی غیبت کی تک اوس روایت کا ٹکڑا ہے جسکو صاحب زجر الشبان نے صفحہ ۱۳ مین درمنثور سے نقل کی ہے اور ابہی تہوکو سے گر پڑا تک اوس روایت کا ٹکڑا ہے جسکو صاحب زجر الشبان نے صفحہ ۱۶ مین [illegible] کی ترغیب سے لکہی ہے اور ترغیب کی اصل عبارت یہ ہے وروی عنہا قالت قلت للنبی صلعم ان ہذہ لطویلۃ [illegible] فقال الفظی الفظی فلفظت بضعۃ من لحم رواہ ابن ابی [illegible] انتہی اور ہو سوقت سے آخر قول تک ایجاد بندہ ہے صریح اتہام بر مصطفے ہے نعوذ باللہ من ذلک قال رسول اللہ صلعم من کذب علی

ے یہ لفظ قابل لا اعلام کی زحمت تھا الفاظ نہین ہیں مولف نے اس لفظ کو دیکھ کے بدلا ہے ۱۲

قولہ ۵۹ حکایت ایک مقام پر کتنا بدلو وارپڑا تہا الی قولہ نزہۃ المجالس کے باب الادب مین **اقول** یہ عبارت علاوہ بریں تیسری سطر تک زجر الشبان کے صفحہ ۱۰۵ کی عبارت ہی اور اسمین کچہہ کم وبیشی نہین ہے **جواب ص ۵** اس صفحہ مین سطر ۱۱ سے سطر ۱۴ تک زجر الشبان کے صفحہ ۱۲ و ۱۳ کی عبارت اڑائی ہوئی ہے اور سطر ۱۷ سے ۵ تک کتاب مذکور کے صفحہ ۱۶ کی عبارت چرائی ہوئی ہے **قولہ ۶۱** اسطرح کا کہنا اور ایسے ایسے کلمات زبان پر لانا اسی کا نام غیبت ہے **اقول** بہلا غیبت کی یہ تعریف کس کتاب مین لکہی ہے زجر الشبان ہی کے ص ۲ مین غیبت کی تعریف دیکہہ لیجیے اسکو تو سمجہہ سکتے ہونگے اور اگر نہ سمجہے تو اسکی اسقدر عبارتین مقامات شتی سے کیونکر چرالتے **قولہ ۱۲** غیبت کی سیکڑون برائیان قران مجید وفرقان حمید سے ثابت ہین **اقول** ہان البتہ مسلم ہے کہ قران پاک سے غیبت کی شناعت وممانعت باحسن الوجوہ ثابت ہے مگر سیکڑون کی تعداد دلیل طلب ہے اور کیا اچہا ہوتا اگر آپکا ظاہر وباطن یکسان ہوتا افسوس تو یہ ہے کہ آپ قولہ تعالیٰ یقولون بافواہہم ما لیس فی قلوبہم کے مصداق ہین جیسا کہ ایک ایہگت کا قصہ مشہور ہے بانیوبہ کہ اگر فی الواقع اپنے حسب تخیل غیبت کو آپ برا سمجہے تو رسالہ شہاب ثاقب وشمشیر مصطفے وغیرہ وغیرہ اور چند اشتہارات مین فضلائے الغیبۃ والمغلظات بیشمار اکاذیب ومفتریات فواحش واتہامات چہپوا کر خسر الدنیا والآخرۃ کیون بنتے ہو کہ دمہ مین انگشت نما ورزہر دلیون ہوتے آخر من الاحیاء والاموات جن شرفا کی نسبت آپنے گالیان لکہی الفاظ ناسزا رقم کین انکا کیا بگڑا اور کیا نقصان ہوا اور حق تو یہ ہے کہ جب حضرات انبیاء علیہم السلام پر آپکو اتہام باندہتے وسیر ہوئی کیا سمجہی بسر جا انشاء اللہ تعالیٰ پہر دوسرے کی نسبت آپ بہتان نہ باندہین اسکو کون مانتا ہے اور یہ امر کب باور ہو سکتا ہے **ص ۵** خوی بد در طبیعتے کہ نشست ندہد جز بوقت مرگ از دست جا اور یہ بہی یاد رکہیے کہ اتنے لوگون کی غیبت غیبت نہین ہے قال الفقیہ ابو اللیث فی التنبیہ ویقال ثلثۃ لا یکون لہم غیبۃ سلطان جائر وفاسق معلن وصاحب بدعۃ یعنی اذا ذکر فعلہم ومذہبہم من طریق النصح للمسلمین فلا باس لکی یحذرہم الناس فقد روی عن النبی صلعم انہ قال اذکروا الفاجر بما فیہ کی یحذرہ الناس انتہی اور بلکہ فاسق معلن وصاحب بدعت کی غیبت کرنیوالا ماجور عند اللہ ہے کما فیہ ان یغتاب فاسقا معلنا بفسقہ وصاحب بدعۃ فہو ماجور فی تلک الغیبۃ لان الناس یحترزون عنہ اذا عرفوا حالہ انتہی وفی الاحیاء قال رسول اللہ صلعم من القی جلباب الحیاء عن وجہہ فلا غیبۃ لہ وقال عمر لیس لفاجر حرمۃ واراد بہ المجاہر بفسقہ دون المستتر اذ المستتر لا بد من مراعاۃ حرمتہ وقال الصلت بن طریف قلت للحسن الرجل الفاسق المعلن بفجورہ ذکری لہ بما فیہ غیبۃ قال لا ولا کرامۃ لہ انتہی المطلب **ص ۶** ایسے لوگون کی غیبت کرنا درست ہے چنانچہ حضرت مولانا مولوی عبد الحی لکہنوی قدس سرہ رسالہ زجر الشبان مین فرماتے ہین امام نووی شرح صحیح مسلم اور غزالی احیاء العلوم اور کیمیائے سعادت مین اور صفوری نزہۃ المجالس اور فقیہ مطالب المومنین مین اور عینی عین العلم مین غیبت کی چہہ صورتین

النسب نسب کا ذکر اکثر شادی بیاہ کے معاملہ مین پیش آتا ہی اور اسی امر کی زیادہ تفتیش کی جاتی ہے تاکہ اختلاط شرفا و ارذل
نہو و علی الخصوص فی زماننا کہ اکثر ناکس بچ کو پیرایۂ شرفا یا لباس صلحا سے آراستہ و پیراستہ کرکے شرفا مین ملا چاہتے ہین
اور کبھی کبھی مل ہی جاتے ہین مگر بعد ازان بمصداق ع گندم از گندم بروید جو ز جو ۔ جب انسے حرکات و سکنات رذیلانہ
ظہور مین آتی ہین تب فساد واقع ہوتا ہے اور وہ نکالے جاتے ہین چنانچہ عرصۂ قلیل گذرا ہی کہ کلکتہ مین یہ واقعہ ہوچکا
ہی اور یہ قصہ طشت از بام ہی زبان زد خاص و عام ہے جسکو اسکی تحقیق منظور ہو اسکو چاہیئے کہ رسالہ ابر الصادق کی سیر کرے
کیفیت مختصر اسکی یہ ہی کہ برس بہی پورا نہوا تہا کہ وہ رذیل مردود درگاہ شریف ہوا الزام اس محل مین اس مسئلہ کو بیان کرنا مین
مناسب سمجہتا ہون کہ اگر کوئی رذیل یا فاجر کسی شریفہ یا صالحہ سے خطبہ کرے تو اس شریفہ یا صالحہ کا ولی اس امر مین جس شخص سے مشورہ
لے اگر وہ شخص خاطب کی رذالت یا اسکے فسق و فجور سے آگاہ ہو تو اسپر واجب ہی کہ بقصد نصیحت اسکی باتونکو بیان کرے
یہ غیبت نہوگی کما فی الاحیا وکذلک المستشار فی التزویج وایداع الامانۃ لہ ان یذکر ما یعرفہ علی قصد النصح للمستشیر لا علی قصد الوقیعۃ
فان علم انہ یترک التزویج بمجرد قولہ لا یصلح لک فہو الواجب فان علم انہ لا ینزجر الا بالتصریح بعیبہ فلہ ان یصرح بہ اذ قال رسول اللہ صلعم
اترعون عن ذکر الفاجر اہتکوہ حتی یعرفہ الناس اذکروہ بما فیہ حتی یحذرہ الناس وکانوا یقولون ثلثۃ لا غیبۃ لہم الامام
الجائر والمبتدع والمجاہر بفسقہ انتہی علاوہ ازین جناب جاب مقابل سے ابجا مین پوچہتا ہون کہ اگر آپکے نزدیک کسی کی حرمت کا
ذکر کرنا یا غیر شریف النسب کو غیر شریف النسب کہنا ہی غیبت ہی جیسا کہ صفحہ ۹ مین آپ تحریر فرماتے ہین کہ ایسے ایسی کلمات زبان
پر لانا اسیکا نام غیبت ہی انتہی تو پہر خود بدولت مایۂ رذالت نے صفحہ ۱۱ مین حضرات انبیا علیہم کی نسبت جو کچھہ خامہ فرسائی کی ہے
صرف غیبت کی داد دی ہی اگر ارشاد ہو کہ وہ غیبت نہین ہی تو عاجز عرض کرتا ہی کہ اسکے عدم غیبت کی جو دلیل آپ لائینگا انشاء اللہ
المستعان اسی سے مین یہ بہی ثابت کرونگا کہ حائک زادہ کہنا ہرگز غیبت نہین ہی کیا عجیب بات ہی کہ حضرات انبیا علیہم کی نسبت
بلا تامل سچ جہوٹہ آپ جو کچہ چاہین لکہہ جائین اور پہر بہی پکے دیندار بنے رہین اور آپکو جو حائک زادہ کہے اسپر غیبت کا الزام
لگایا جائے افسوس سلطنت اسلام نہین اور اہل اسلام مین حرارت اسلام کا نام نہین اگر کسیقدر بہی کچہہ حمیت ہی تو ایسے نقار
خانہ مین طوطی کی آواز کون سنتا ہی ؎ چونکہ گل رفت و گلستان شد خراب ۔ بوی گل را از کہ جوئیم از گلاب
ع گلاب خوری سے رہا باقی ہی نام اسلام کا ۔ قولہ ۲ جو کوئی اپنے کو سمجھے کا برا الخ اقول اسجا ۱۱ شعر و نیز آپنے جس مضمون کو درج
کیا ہی وہ مضمون جس کتاب کا ہی اگر اس کتاب کا نام اور اسکی اصل عبارت رقم کیجیے تو بیشک آپکی صداقت و دیانت کا مین بہی قائل
کرتا ہون ورنہ آپکی یہ جہوٹہی صدا کون سنتا ہی جو سنتا ہی وہی پہر مانگنے کہتا ہی جواب صفحہ ۱۰ اس صفحہ مین شروع سے صفحہ
مولف کے تک بندی کے کلام مین ۱۰ سطر ۱۱ سے کسیقدر سطر ۱۸ تک خارج عن المبحث غیر محل و ۱۰ سیتین مین ۱ سطر ۱۸ سے

علی منعم اغلیتبوء مقعدہ من النار واہ مسلم ای غور ہے کہ یہ شخص صرف کسیقدر اُردو جانتے پردین مین اسقدر اود ہم مچا ئے ہوئے ہے خدانخواستہ اگر یہ کچہ فارسی جانتا یا اسکو عربیت سے کچہ مس ہوتا تو واللہ اعلم یہ کیا غضب ڈہاتا گربہ مسکین اگر پر داشتے تخم کنجشک از جہان بر داشتے **قولہ** غیبت کسیکی بیان کرنی سخت گناہ ہے **اقول** اسیطرح روایت وضع کرنی بہی سخت گناہ ہے اور فاسق معلن و صاحب بدعتی کی غیبت مین ثواب ہے کما مصرح **قولہ** چہوٹی قوم کہکر ذلیل نکرین **اقول** اگر چہوٹی قوم کو چہوٹی قوم نکہین تو کیا بڑی قوم کہین اچہا بقول آپکے اگر بڑی قوم کہین تو دراصل جو بڑی قوم ہے اسکے لوگونکو کیا کہین آپ ہی بسند معتبر ما بہ الامتیاز کچہ بتلا دیجئے کیونکہ چہٹائی بڑائی تو سلف سے چلی آتی ہے اور اوپر ہم ثابت کر چکے ہین کہ

شرافت نسب نعماء باریتعالی سے ہے و فی العزیز یعنے کہ بر پدران باشد در حق پسران بالا ولی نعمت خواہد بود زیراکہ اگر آن

نعمتہا منی بود و نسل آنہا جاری نمیشد و پسران بوجود نمی آمدند و نیز پسران را انتساب بچنین پدران کہ حق تعالی آنہا را نعمتہای عمدہ خاص کردہ باشد فخر ست عظیم الخ **قولہ** ورنہ گناہ کبیرہ کے مرتکب ہونگے **اقول** یہ کس کتاب مین لکہا ہے اس کتاب کی اصل عبارت نقل کیجیے **جواب** اس صفحہ مین حضرت مولف نے کچہ اپنے گلشن تک بندی کی بہار دکہلائی ہے کسی کتاب کی عبارت وغیرہ نہین چرائی ہے **قولہ** شیطان جو تباہ و خراب ہوا اسی سبب سے ہوا الی قولہ تکبر از سر را خوار کرد الخ **اقول** بیشک تکبر کے باعث شیطان خستہ و خراب ہوا اور معتاب ہوا کقولہ تعالی ابی و استکبر و کان من الکافرین مگر کبر صادق نہین آتا صورت مذکورہ پر فی الاحیاء ولا یتصور ان یکون متکبرا الا ان یکون مع غیرہ و ہو یری نفسہ فوق ذلک الغیر فی صفات فعند ذلک یکون متکبرا ولا یکفی ان یستعظم نفسہ لیکون متکبرا فانہ قد یستعظم نفسہ ولکنہ یری غیرہ اعظم من نفسہ او مثل نفسہ فلا یتکبر علیہ ولا یکفی ان یستحقر غیرہ فانہ مع ذلک لو رای نفسہ احقر لم یتکبر و لو رای غیرہ مثل نفسہ لم یتکبر الخ و قال علیہ السلام الکبر من بطر الحق و غمص الناس رواہ مسلم فی مجمع البحار الکبر من بطر الحق ای کبر من بطرہ اوذو الکبر طای جعلہ کما جعلہ اللہ حقا باطلا اولا یراہ حقا و لا یفعل خیرا قولہ الرجل یحب ان یکون ثوبہ حسنا انما سالہ لما رای العادۃ فی المتکبرین لبس الثیاب الفاخرۃ و جمیلا نار فاجاب ان لا ان یری نعمۃ علیہ ان یعظم شعائرہ کقولہ خذوا زینتکم فہو جمال وان کان للاشر فہو اختیال انتہی احیا کی عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ جو شخص اپنے کو کسی سے اعلا اور کسی سے ادنی اور کسیکا ہمتا سمجہے وہ متکبر نہین ہے جیسا کہ مثلا کوئی شخص خاندان علویہ سے اپنی کو باعتبار نسب اولاد فاطمہ و خلفاء ثلاثہ رض سے کمتر اور دیگر انساب سے بہتر اور جمیع علویہ کو برابر سمجہے تو وہ ہرگز متکبر نہین ہے و افہم العاقل تکفیہ الاشارہ اور حدیث مسلم و عبارت مجمع سے بحسن الوجوہ ظاہر ہے کہ تکبر مین انکار یا ابطال امر حقی یا نیت اشر شرط ہے اور اگر کسی شخص کو منعم حقیقی کوئی نعمت عطا کرے اور وہ اسکو نعمت سمجہکر اسکا اظہار کرے تو یہ بہی تکبر نہین ہے پس نعمت شرافت نسب و نعمت علم وغیرہ کو بہی اسی قیاس کرنا چاہیے اور یہ قاعدہ مستمرہ ہے

فانه یحتاج الی التوبة فی ثلث مواضع احدها ان یرجع الی القوم الذین تکلم بالبهتان عندهم فیقول انی قد ذکرته عندکم بکذا وکذا فاعلموا انی کنت کاذبا فی ذلک والثانی ان یذهب الی الذی قال علیه البهتان ویطلب الرضی عنه حتی یجعل فی حل منه والثالث ان یتوب کما سبق فی حقوق الله تعالی فلیس شیٔ من العصیان اعظم من البهتان الخ اور اگر آپ نصیحت نہ مانئے تو آپکا نفاق ظاہر ہے اور منافقین کی شان مین اللہ پاک فرماتا ہے ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار الآیة اور خداوند تعالی یہہی فرماتا ہے یا ایہا الذین آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون ؎ من آنچہ شرط بلاغ ست با تو میگفتم تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال ؛ **قولہ ۲** کسی کتاب سے ثابت نہین **اقول** بہلا آپ بیچارے ایک جاہل آدمی کتابکو کیا جانین اچہا بہلا بتلائے تو سہی کہ گلستان و بیزان و منشعب آپنے کس سے پڑہی ہے اجی حضرت آپ کون ثالاب کے جہلا کو اپنا سا تک دکہلائے مگر دانائی کے سامنے کو کچہ نہ چہپائے **قولہ ۳** تا از زنگ شرافت سے آئینہ دلکی صفائی حاصل ہو **اقول** کیون حضرت آپ شرافت سے اسقدر بیزار کیون ہین اسنے آپکا کیا بگاڑا کیا آپکے نصیب مین نہتی تو کیا آپ محروم رہے اسکو کیا کیجے گا یہ اپنی اپنی قسمت ہی اسیجا جو آپ ناک بہون چڑہا کر نشہ جام رذالت مین بیچاری شرافت کو زنگ بتلا رہے ہین حتی کہ اس سے آئینہ دلکو صاف کرنیکو فرما رہے ہین جسکا مفہوم یہ ہے کہ جسمین شرافت ہو وہ زنگ آلودہ ہی یہ تو دریدہ دہنی ہو کہ روی زمین کے تمام شرفا کی ماضی و مستقبل و حال کو آپ گالی دے رہے ہین یہ کس کتاب مین درست ہی اور یہ کیسی آدمیت ہی گو آپ رذیل ہین مگر بوجہ رذالت کو عزیز سمجہتے ہین سمجہئے اسکو کون منع کرتا ہی مگر شرافت کو زنگ کہنے والے آپ کون ہین خدا آپ کو اتنا تو خیال کیا ہوتا کہ ضد شرافت رذالت ہے پس جسمین شرافت نہو گی اسمین لابدی رذالت ہو گی اب بتلائی آپ قرآن شریف کیون کہتے ہین بیت اللہ شریف کیون کہتے ہین کیا اسکو نعوذ باللہ زنگ آلودہ سمجہتے ہین اگر یہی نہین تو پہر شرافت زنگ کیونکر ہی اور اسکے بلند شرفا کے آئینہ دل مکدر کس دلیل سی ہونگی نعوذ باللہ من الجہل والجاہلین ؎ حد خود بشناس در بالا مپر تا نیفتی در نشیب شور و شر **قولہ ۴** مسلمان وہی شخص ہے کہ اسکے ہاتہہ و زبانسے کسی مسلمان کو اذیت نہو **اقول** ذرا بنظر انصاف دیکہئے آپکی اسی قول سی یا حسن الوجوہ ثابت ہے کہ خود بدولت ہرگز مسلمان نہین ہین کیونکہ کسیکو زبان سی برا کہنا یا لکہکر برا کہنا برابر ہی کما فی الاحیاء وکذا الغیبة بالکتابة فان القلم احد اللسانین انتہی بلکہ لسانا کسی کی نسبت برا کہنا زیادہ برا ہے اسواسطے کہ جبتک وہ مکتوب رہیگا کاتب پر اسکا وبال ہو اور گناہ بڑہا کریگا اب دیکہئے اسی رسالہ مین آپکی زبان سی نہ حضرات انبیاء علیہم السلام بچے نہ علما بچے نہ شرفا بچے باینطور کہ حضرات انبیاء علیہم پر ص۱۲ مین کیسے بیجا بہتان باندہا ہے اور ص۱۳ و ص۱۴ مین حضرت قاضی ثناء اللہ و حضرت شاہ عبد العزیز قدس سرہما پر اتہام کیا ہے باین صورت کہ ان بزرگون نے فلان فلان کتابون مین فلان فلان باتین لکہی ہین اور ان کتابون مین وہ باتین نہین ہین پس اس اعتبار سے علما نہ بچے اور ص۱۱ مین نفس شرافت کو زنگ لکہا ہے جس سے عامہ شرفا کو برا کہنا ثابت ہی اس اعتبار سی حضرات شرفا

جنکو بالتصریح مین بیان کرچکا ہون پہر انکا اعادہ تطویل لاطائل ہے **قولہ ۱۹** اپس جو لوگ شیطان کی تابعداری و فرمانبرداری
کرتے ہین وہ لوگ اسکے ساتھہ اٹہائے جائینگے **اقول** بیشک آمنا و اسلمنا اور عجب نہین کہ انلوگو نمین نمبر اول کے مستحق
آپ ہی ٹہرائے جائین یا منصب علمبرداری سے سرفراز فرمائے جائین کیونکہ آپ حضرات انبیاء علیہم السلام پر بہتان باندہتے ہین یہ
شیطان کی پیروی ہے آپ دو تین روایتونکو تراش خراش کر ایک روایت بناتے ہین یہ شیطان کی پیروی ہے آپ اپنے باپ
کو باپ نہ بتلا کر دوسرے شخص کو باپ بتلاتے ہین یہ شیطان کی پیروی ہے آپ اکثر اکاذیب بکا کرتے ہین یہ شیطان کی
پیروی ہے آپ مطلقہ ثلاثہ کو حلال کہتے ہین یہ شیطان کی پیروی ہے آپ اہل فضل کے فضل کو نہین مانتے ہین سبکو برابر
کہتے ہین یہ شیطان کی پیروی ہے آپ کتابون کا جہوٹہ حوالہ لکہا کرتے ہین یہ شیطان کی پیروی ہے آپ شرافت کو ننگ کہتے
ہین یہ شیطان کی پیروی ہے مختصر او بخوف طوالت مین صرف آٹہہ باتون پر اکتفا کرتا ہون اور اپنے ہر دعوا کا پتا بہی بتلاتا ہون
تاکہ آپکی طبع ضد اقدس کو کچہہ ملال نہو اور انکے سوا شیطان کی جسقدر تابعداریان آپنے کی ہین وہ سب اسکے کہاتے مین موجود
ہونگی بروز محشر ملتے وقت ملاحظہ فرمالیجے گا خیر اب میرے آٹہون دعونکے پتے سنئے اول بات کو تحفۃ العرشی کے ص۱۲ مین اور
دوسری بات کو اسیکے ص۸ مین اور تیسری بات کو اسیکے صفحہ ۳ کے حاشیہ پر اور چوتہی بات کو شہاب ثاقب و شمشیر مصطفے وغیرہ مین
اور پانچوین بات کو اپنی تیغ بیقصور کے صفحہ ۱۰۶ مین اور چہٹہین بات کو تحفۃ العرشی کے صفحہ ۴۵ مین اور ساتوین بات کو
اسیکے صفحہ ۱۳ مین اور اٹہوین بات کو اسیکے ص۱۱ مین ملاحظ فرمائیے **شعر** شیرین لبونکو چہیڑکے سنتا ہون گالیان ؛ اسکا
مزا وہ جانے جو عاشق مزاج ہو **قولہ ۷** اور کسی مسلمان دیندار کے ساتھہ تمسخر کرنے سے باز رہین **اقول** تخصیص دیندار کی
صاف ظاہر ہے کہ حضرت مولف کے نزدیک مسلمان غیر دیندار سے تمسخر درست ہے وہذا باطل لان قال اللہ تعالیٰ لا یسخر قوم من
قوم اس آیت مین تخصیص دیندار کی نہین ہے **جواب ص۱۱ قولہ** اور کسیکی عیب گیری سے منع فرمایا کسی شخص کو ناحق عیب
لگاؤ اور نہ کسیکا عیب ظاہر کرو الخ **اقول** معلوم ہوتا ہے کہ کقولہ تعالیٰ یقولون بافواہہم ما لیس فی قلوبہم آپ بات
کہتے کچہہ ہین اور یقین رکہتے کچہہ ہین کیونکہ اگر فی الواقع حضور ان امور کو بڑا گناہ سمجہے تو رسالہ شہاب ثاقب وغیرہ کیون لکہتے کہ
آج شرمندہ ہوتے اور ابہی روز قیامت کی خجالت و ندامت تو باقی ہے غرض آپکی تحریرات مطبوعہ سے اظہر من الشمس ہے
کہ ان امور مین آپکو ید طولا حاصل ہے فی زمرۃ الشبان **شعر** کار شیطان میکند نامش ولی ؛ گر ولی اینست لعنت بر
ولی ؛ اب مین آپکو ہدایت کرتا ہون کہ اب بہی آپ اپنا عقیدہ اپنے اس قول کے موافق کیجیے اور اس بڑے گناہ سے توبہ کا جو
طریقہ ہے اوسی طریقہ سے اس سے توبہ کیجیے تاکہ شاید بروز محشر آپکے مخلصی کی کوئی صورت ہو ورنہ صاحب یہ حق العباد ہے بندگان
خدا پر بیہودہ ہی فافہم اور اسکے توبہ کا طریقہ یہ ہے فی شرح الفقہ الاکبر لملا علی قاری رح اما اذا کان بہتانا بان لم یکن فیہ

المنافقین لا یعلون **قوله** دوسرونکو اچھا سمجھتے ہیں **اقول** جسمین جسقدر زیادہ فضیلت پاتے ہین اسکو اچھا سمجھتے ہین لقوله علیه السلام

انما یعرف الفضل لاهل الفضل ذو الفضل کذا فی الصواعق اور کسی بزرگ کا تواضعًا اپنے کو برا کہنا یا مزاحًا عن البحث ہی **قوله**

۹۱ اگر کسی خدا پرست بزرگ نے **اقول** تخصیص خدا پرست سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مولف کے نزدیک جمیع بزرگان دین نعوذ باللہ

خدا پرست نہ تہے الی عجب زجاہل ناید جز افعال بد کز و نشنود کس جز اقوال بد **قوله** حقارت کرنا مسلمان دیندار کی **اقول** مسلمان دیندار کی

کی تعریف کیا ہے اور جواب قول ۱۴ مین جنلوگونکی کچھہ حرکتین بیان ہوئی ہین شرعًا وہ مسلمان ہی نہین ہین دیندار چہ معنی دارد **قوله** ۹۳ جو ہو

قوم کہنا جائز ہی تو وہ دکھلادین **اقول** کون بڑی بات ہے بسم اللہ ان ہو دیکہیے فی المصنوع لملا علی قاری رح صغار قوم کبار قوم

آخرین من قول بعض الصحابة رض انتهی وفی مجمع البحار فی نبائی الصعیر والکبیر ای بنامی الوضیع والشریف انتهی وفی الغیاث وضیع بفتح

واو وکسر ضاد معجمه وعین مهمله بروزن فعیل فرومایه وناکس از منتخب وکشف وصراح انتهی فافهم **قوله** ۹۴ میرے اس رسالہ کا

جواب لکہین **اقول** الحمد للہ بفضلہ تعالی جیسے آپکے رسالہ ضلالت مقالہ کا وہ عمدہ جواب لکہا ہی کہ شاید و باید مگر افسوس تو یہ ہی کہ آپ

بیچارے جاہل آدمی اسکی عمدگی کو کیا سمجھینگے بجز اسکے آپسے کچھہ نہین ہو سکتا کہ بنام جواب کچھہ ہذیان لکہکر چہپوائینگے کہسیانی بلی کہنبا نوچے

اس مثل کو عمل مین لائینگے مگر ہان آپکے گرد مولوی قصوری صاحب اسکو دیکہکر حال مین آئین وجد فرمائین تو عجب نہین کیونکہ انکو اسکے سمجھنے

کی لیاقت ہی اتنی حیثیت ہے اور یہ ہی تعجب نہین کہ آپ پر بر سر منبر ہزارون نفرین کرین اور اگر کچھہ عقل ہوگی اور اہلبیت نبوی صلعم

سے واقعی محبت دلی رکھتے ہونگے تو آپکو اپنی مجلس سے بدر کرینگے اور تمادت العمر پہر کبہی بار نہ دینگے ہداہ اللہ تعالی الی سواء السبیل

قوله ۹۵ ورنہ اپنی خام خیالی و غلط فہمی سے باز آوین **اقول** آپ خام خیال و غلط فہم ہین یا حضرات شرفا خام خیال و غلط فہم ہین

جانبین کی تحریر وتقریر سے ظاہر ہے مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید **قوله** ۹۶ حضرت محبوب سبحانی الخ **اقول** چند بزرگان دین کے نام

کا سیاہہ لکہدینے سے لوگ یہ نہین سمجھہ سکتے ہین کہ ذات شریف بہی کوئی پڑہے لکہے آدمی ہین بفضلہ تعالی آپکی مکاری و عیاری کذابی

و ریاکاری چار دانگ مین مشہور ہے مشتہر نہ دماغ دوری **قوله** ۹۷ ہم ان لوگون سے پوچھتے ہین **اقول** کن لوگون سے

حضرات شرفا سے بہت خوب اچھا اب ذرا مہربانی فرماکر ہر دو گوش ناحق نیوش سے پنبہ سفاہت نکالئے اور انکی جانب کا جواب

اصغا فرمائیے کہ شرافت نسب بہت بڑی نعمت ہے اور نہایت عمدہ موہبت ہے خدا جسکو چاہتا ہے اسکو یہ دولت عطا فرماتا ہے

سبکو نصیب نہین علی الخصوص حضرات اہلبیت نبوی صلعم کا نسب تمام روی زمین کے انساب سے اعلا و افضل ہے

اور بروز قیامت بہی یہ منتفع ہوگا کما فی الصواعق صح عنہ صلعم انہ قال علی المنبر ما بال اقوام یقولون ان رحم رسول اللہ صلعم

لا تنفع یوم القیامة بلی واللہ ان رحمی موصولة فی الدنیا والآخرة الخ اور بروز جزا معاملہ شفاعت مین بہی اہلبیت ہی کو

تقدم حاصل ہوگا کما فی الصواعق واخرج المخلص والطبرانی والدارقطنی اول من اشفع له اهل بیتی ثم الاقرب فالاقرب من قریش

نے بچے سے اگر یہی بے خبری حضرت والا ہو گی تار پود پدری سب ٹیڑھا ہو گی قولہ حکایت ہے حضرت لقمان ایک شخص کے غلام تھے الخ اقول لفظ حکایت سے ص۱۲ کی ۸ سطر تک زجر الشبان کے ص۲۵ و ص۲۶ کی عبارت ہو صرف پانچ چھ لفظوں میں تبدیل و تغیر ہی جواب ص۱۲ اس صفحہ کی سطر ۹ تک زجر الشبان کی عبارت ہے کما مر آنفا قولہ صوفیان کرام کی کتابوں کو بغور ملاحظہ کرنا چاہیے اقول بفضلہ تعالیٰ صوفیان کرام کی بہت سی کتابیں راقم سطور کی نظر سے گذری ہیں اور سب میں یہی پایا کہ فلان کو فلان پر فضیلت ہے اور فلان کو فلان پر تفضیلت ہے اذا تقرر فی الصواعق و فی توشیح زرق الیمان للباری عن الامام العربی ما حاصلہ ان خواص العلماء یجدون فی قلوبہم مزیۃ تامۃ لمحبۃ صلعم ثم محبۃ ذریتہ لعلمہم باصطفائہم لظہم الکرمیۃ ثم اولاد العشرۃ المبشرین بالجنۃ ثم اولاد بقیۃ الصحابۃ وینظرون الیہم الیوم نظرہم الی آبائہم بالامس لجوارہم وینبغی الاغضاء من انتقادہم ومن ثم ینبغی ان الفاسق من اہل البیت لبدعۃ او غیرہا انما تبغض افعالہ لا ذاتہ لانہا بضعۃ من صلعم وان کان بینہ وبینہا وسائط واخرج ابو سعید فی شرف النبوۃ وابن المثنی انہ صلعم قال یا فاطمۃ ان اللہ یغضب لغضبک ویرضی لرضاک فمن آذی احدا من ولدہا فقد تعرض لہذا الخطر العظیم لانہ اغضبہا ومن احبہم فقد تعرض لرضاہا واذا اخرج العلماء بانہ ینبغی اکرام سکان بلدہ صلعم وان تحقق عنہم ابتداع ونحوہ رعایۃ لحرمۃ الجوار الشریف فما بالک بذریتہ الذین ہم بضعۃ منہ انتہی قولہ تاکہ ہدایت و نصیحت ہو اقول یہ بہت اچھی بات ہے اور والا میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ حضرت ہادی حقیقی اپنی فضل و کرم سے آپکو راہ ہدایت دکھلائے چاہ ضلالت سے نکالے جتنی باتیں مدللہ جیسے لکھی ہیں آپکی ہدایت کو یہ کافی ہیں اگر اب بھی آپ گمراہ کے گمراہ ہی رہیں صراط مستقیم پر نہ آئیں یعنی سبکو اپنی برابر جانیں ایک کو ایک پر فضیلت کو نہ مانیں تو اسمیں انسان مجبور ہے وہ مودود رب غفور ہے انک لا تہدی من احببت ولکن اللہ یہدی من یشاء قولہ آجتک کسی عالم یا کسی بزرگوار نے کسی قوم کی حقارت کی ہو یا نہیں اقول ہو گرد گستاخان مثال مولوی تصور حسین صاحب کو تو عالم کیا سمجھا اپنی رسالہ پند قدسی میں جو آپ لکھ چکے ہیں اسکا انکار تو آپ کر ہی نہیں سکتے اب یاد کیجئے کہ ۱۳ شوال ۱۳۰۵ھ روز یکشنبہ کو محلہ بازار سہل صاحب میں برسر منبر آپکے ولی نے آپکی قوم یعنی حائکین کی شان میں کیا کیا کلمے حقارت کے بیان کئے تھے اور اس بزم میں آپ بھی شریک تھے اگر یاد نہ ہو تو والد ماجد مد ظلہ کے رسالہ شمس الہدیٰ کو ملاحظہ فرمائیے فی مجمع البحار عن علی رفعہ لیس ادیانتکم ... انتہی ملاحظہ کیجئے اس عبارت سے آپکے قوم کی کیسی مدح ثابت ہوتی ہے اور آپکے نزدیک اسکے قائل بزرگان دین سے ہیں یا نہیں آخر صاحب مجمع البحار کی نسبت آپ یہ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ وہ عالم یا بزرگ نہ تھے قولہ ۶۹ وہ لوگ کبھی نہیں سب سے برا جانتے تھے اقول اولا جواب قول ۸ و ۹ وغیرہ کو دیکھئے ثانیا سب میں کفار قوم چمار وغیرہ بھی ہیں بس کیا وہ لوگ قولہ تعالیٰ انما المشرکون نجس کو حق نہیں جانتے تھے نعوذ باللہ من ذلک حضرات مومنین کی نسبت جو ایسا اعتقاد رکھتا ہے ہمکو اسکے اسلام میں کلام ہے لان قال اللہ تعالیٰ وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن

روایت صحیح ثابت نکرے ہرگز آدم عم کا کپڑا بننا ثابت نہیں ہو سکتا ہے اور بلا سند معتبر حضرت آدم عم کیجانب اس امر کا منسوب
کرنا لاریب خطا ہی اور مولف نے یہ جو لکھا ہی کہ حضرت شیث عم نے کپڑا بنا ہے یہ حضرت شیث عم پر اوسکا صریح افترا ہے
بہتان سراپا ہی اور فتح العزیز پر بھی بہتان ہی کیونکہ اوسمین اس مقام پر حضرت شیث عم کا ذکر ہی نہین ہی اور مولف اگر اردو
تحفۃ الاتقیا ہی کو دیکھہ لیتا تو بھی یقین تہا کہ حضرت شیث عم پر یہ بہتان نہ باندھتا کیونکہ تحفۃ الاتقیا مین لکھا ہی کہتے ہین انکے
یعنے حضرت شیث عم کے) بہائیون مین جتنے بہائی تھے اس مین سے دس بہائی انکے ساتھ کاروبار دنیاوی مین شریک ہو کر
آپ کچھہ کام او محنت کرتے جب کوئی چیز حاصل ہوتی یا وقت زراعت کا ہوتا تب انکا حصہ گہر مین پہنچا دیتے الخ اور حضرت نوح
عم کی نسبت فتح العزیز مین یہ عبارت مرقوم ہی وحضرت نوح عم چندے شبانی گوسپندان میکرد انتہی لفظ چندے [illegible]
من الاسن ہے کہ چند دنون آپ نے یہ کام کیا ہی متکلم نے لکہا ہی کہ حضرت [illegible]
چنانچہ بیسوین پارہ مین اس قصہ کو اللہ پاک نے بالتصریح ارشاد فرمایا ہی [illegible]
جو دعوا کیا ہی اسمین بہی حضرت عیسی عم پر اور نیز فتح العزیز پر بہتان باندہا ہی اور لطف یہ ہی کہ فتح العزیز ہی کی عبارت [illegible] کی
تکذیب ظاہر ہے [illegible] حضرت عیسی عم سیاحی [illegible] از نقد وجنس برائے
فردا ذخیرہ نمی نمودند ومی گفتند ہر کہ طعام چاشت خورانیدہ است طعام شام نیز خواہد خورانید [illegible] طعام شام خورانیدہ
طعام چاشت ہم خواہد خورانید با اینہمہ سیاحت وسفر تمام شب [illegible]
مین آپکے مسیح لقب ہونیکی چند وجہین ہین ازانجملہ یہی ہے وقیل کان یسیح فی الارض اور جناب سید المرسلین خاتم النبیین
سرور عالم صلعم کی نسبت فتح العزیز کی اصل عبارت یون ہی وحضرت محمد رسول اللہ صلعم حرفت ایشان جہاد بود حق تعالی او را حرفہ
عمر رزق ایشان را زیر سایہ نیزہ ایشان گردانیدہ بود انتہی پس مولف نے یہ جو لکھا ہی کہ آنحضرت صلعم نے حرفت مزدوری
کی ہی یہ اسنے جناب محمد مصطفے علیہ الصلوۃ والثنا پر صریح بہتان باندہا ہی اور شان نبوی صلعم مین عیب لگایا ہی کیونکہ بہتان
گفتگو حرفت مین ہی چنانچہ وہ خود لکھتا ہی یہ سب پیشے پیغمبرون نے کئے ہین انتہی اور جناب محبوب خدا علیہ الصلوۃ والثنا نے
یہ حرفت کبھی نہین کی ہی اور وہ جو حرفے کی روایت مشہور ہے وہ موضوع ہی [illegible] والبرہان
کہین یہ مولف خر عیسی کی صحبت مین کرشتان تو نہین ہو گیا ہے کہ حضرت سید عالم وعالمیان شفیع ہر دو جہان کی شان
رفیع المکان مین بلا تامل ایسے ایسے کلمات گستاخانہ والفاظ مرتدانہ زبان قلم سے لکہتا ہی اور تحریر اور تقریر اشاعت کرکے عوام
کالانعام کو گمراہ کرتا ہی انکے ایمان تباہ کرتا ہی شرعا ایسا شخص ہرگز مسلمان نہین ہی کافر ہے اور ایسا کافر کہ واجب القتل ہی کیونکہ
اسنے گویا حضرت خیر الانام علیہ السلام کو گالی دی ہی کما فی الشفا قال القاضی ابو الفضل رض اعلم وفقنا اللہ وایاک ان جمیع من

حضرت آدم عم کو جولاہا کہا جس سے استخفاف لازم آیا اور استخفاف بالنبی کفر ہے کما فی نصاب الاحتساب او قال یا همه ببین جولاہ بچگان با نیم عقیب قول غیرہ ان آدم عم کان ینسج الکرباس لانہ استخف بنبی اللہ آدم عم انتہی قولہ ۱۰۲ جس پیشہ کی تعریف قرآن و حدیث و فقہ اصول چاروں سے ثابت ہوا اقول اللہ جوری اور واہ رے سینہ زوری بلا دروغ بیفروغ کی بھی کوئی حد ہے اول تو تعریف ثابت ہوا حضرت کی شاعری کا ثمرہ ہے دوم تعریف کا ثابت ہونا کس قدر بیجا دعویٰ ہے حضرت نے زجر الشبان وغیرہ کی عبارتیں چرا چرا کر اپنے رسالہ میں من اولہ الی آخرہ جو کچھ آیتیں اور تین چار حدیثیں لکھی ہیں انہیں کہیں جولاہا کی لفظ تک نہیں ہے نہ تعریف چہ معنی دارد اور کتب اصول فقہ کا نام تک اس رسالہ میں نہیں ہے اگرچہ تو بلا مفسدہ کا ایک جھوٹا حوالہ ہی عبارت کا ذکر کیا ہے اسیرۃ سوا اسکے کالنبا چوڑا دعویٰ نعوذ باللہ من الکذب والکاذبین افسوس ایسے مفسد فی الدین الکاذب الکاذبین کو کچھ خوف خدا ہی نہ پاک رز حیا ہے نہ ذرا شرم و حیا ہی ایسا اس مثل کے یاد کرنیکا محل ہے کہ تا جحہ مر گئے اس جھوٹے کو بچا رہی تھا جواب صفحہ ۱۱۷ اس صفحہ میں مولف نے بعض بعض لفظ گھٹا بڑھا کر سطر ۱ سے سطر ۱۵ تک رسالہ کسب النبی کے صفحہ ۵ کی عبارت چرائی ہے اور سطر ۱۵ سے کے بقیہ سطر ۱۸ تک اسی رسالہ کے صفحہ ۶ کی عبارت اڑائی ہے قولہ ۱۰۳ تفسیر فتح العزیز میں لکھا ہی کہ حضرت آدم عم اور حضرت شیث عم نے کپڑا بنا ہے اور کھیتی کا کام کیا ہی الی قولہ اور حضرت موسیٰ عم بکریاں چراتے تھے الی قولہ اور حضرت عیسیٰ عم خیاطی کرتے تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ کپڑا رنگتے تھے اور ہمارے حضرت سلطان الانبیا حضرت محمد مصطفی صلعم نے بکریاں چرائیں اور کبھی مزدوری کی ہے اقول اس جگہ حضرت مولف ہداہ اللہ نے تفسیر فتح العزیز کی عبارت میں کیا کیا رستا نیا کی ہیں کہ جس کی کبھی چراچوریاں کی ہیں حضرات ناظرین مصنفین و سامعین معدلت قرین پر لازم بلکہ واجب ہے کہ چشم انصاف ملاحظہ کریں اور بگوش ہوش سنیں حضرت آدم عم کی حرفت کی نسبت تفسیر مذکور کی اصل عبارت یوں ہے و دیلمی در مسند فردوس بروایت انس بن مالک آورده که اول من حاک آدم عم یعنی اول کسیکہ جولاہا پا بافتند گی شروع کرد حضرت آدم اند و حاکم از ابن عباس روایت کرده و ابن عساکر نیز کہ کان آدم حراثا یعنی حضرت آدم مشغول بزراعت بودند و معاش خود از ہمین حرفت کسب میکرد انتہی اس عبارت سے ظاہر من الشمس ہے کہ حضرت آدم عم کی حرفت زراعت تھی نہ بافندگی اور خود شاہ صاحب ہی کے کلام سے اول حدیث ساقط الاعتبار ہے بایں طور کہ شاہ صاحب اس روایت کو دیلمی کی فردوس سے نقل فرماتے ہیں اور دیلمی مصنفین معتبرین سے نہیں ہیں اور نہ انکی فردوس کتب معتبرہ سے ہے چنانچہ خود شاہ صاحب علیہ الرحمہ بستان المحدثین میں دیلمی اور انکی فردوس کی نسبت فرماتے ہیں اما در اتقان معرفت و علم او قصور بہت در سقیم و صحیح احادیث تمیز نمیکند لہذا درین کتاب او موضوعات و واہیات توده توده مندرج اند انتہی اب وقتیکہ کوئی شخص کتب معتبرہ سے ماخذ فیہ میں کوئی

تقریظ از جناب فضیلت مآب مولوی ابو المحمود محمد عبد الحمید صاحب بسملوی اعلیٰ سہارنپوری سلمہ الباری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طالبانِ مسلکِ حق شکر گویان آئی | ایہا الاشراف ہدیہ لیجیے ہان آئی

الوف الوف حمد و ثنا اوس قادر بیچون و چرا کو لایق و سزاوار ہے جسنے اپنی قدرت کاملہ سے بیک کن دو کون کو
پیدا کیا اور انسان ضعیف البنیان کو تمام مخلوقات پر شرف بخشا اور ہزار ہزار تحیات زاکیات و سلام و صلوات
اوس حبیب خدا اشرف الانبیا کو عزیب زیبا ہے کہ قرآن مبین مین جنکی مدح سرائی انما ہے تعریف بشیرا و نذیرا
ہے اور انکی آل اطہار و اصحاب اخیار پر خداوند تعالیٰ اپنی رحمت کاملہ نازل فرمائے جنکی حسن سعی بلیغ و جہد کامل کی دولت
اسلام کی شمشیر جلی شوکت اسلام عالمگیر ہوئی ۔ شکر خدا انعت نبی مدح آل ۔ ہو وے جو انسان سے ادا کیا
مجال ۔ اما بعد جمیع ارباب بصیرت و سائر اصحاب خبرت پر ہویدا و پیدا ہو کہ اس دین متین شرع مبین کا محافظ و نگہبان
خدا ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ قرآن مین موجود ہے اور معاونین دین کو یہ مژدہ ہے وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ جسکے
اسکے مصداق وہ حضرات علما ہین جو ترویج امور حقہ مین ساعی رہا کرتے ہین اپنی عمر عزیز کو اسی کار خیر مین بسر کیا کرتے ہین
یعنے جہان منافقین مفسدین فی الدین سے کسی مفسد نے کچھہ سر اٹھایا فساد کا کوئی رنگ جمایا فی الفور اسکا قلع قمع
کیا اسکے فساد کو بڑھنے نہ دیا جہان کسی دنیا خر دین فروش نے کچھہ چھپوایا وہین اشہب خامہ کو اٹھایا اور بدلائل ساطعہ
و براہین قاطعہ اسکو ہبآء منثورا بنایا غور کرنیکا مقام ہے کہ کیا کیا خون جگر پیکر اور کیسی کیسی محنت و عرقریزی سے وہ
کام کرتے ہین گویا جہاد بسیف القلم صبح و شام کرتے ہین ورنہ آج وہ دور ہے اپنا ہی زمان کا وہ طور ہے کہ مسلمانونکے ہاتھ سے
وہ نعمت عظمیٰ یعنے دولت اسلام جو مصداق قولہ تعالیٰ علیکم نعمتی ہے نکل جاتی دست تطاول مفسدین فی الدین انسان
صورت شیطان سیرت سے سلامت نہ بچتی مگر بافضال فضال حقیقی و بطفیل شرف الانبیا ہاشمی و ترشی ہر مہینے مطلع نہین ہر گوشہ
برکت سے بچی ہوئی ہے ہدایت بڑھی ہوئی اور ضلالت گھٹی ہوئی ہے جزاہم اللہ عنا و عن سائر المسلمین الی یوم الدین سے
دیکھئے کس کس بلا سے بچ گئے اہل سنن ۔ شکر ہے لا ریب مفسد بفضل ذو المنن ۔ والحمد للہ علیٰ ذلک حمدا کثیرا اعلیٰ اطہر
کہ ان دنون جناب مولوی خیر الدین قصوری صاحب نزیل کلکتہ کے زمرۂ معتقدین و مرید ہین اور ایک شخص سفیہ جاہل مطلق
دین علی نامی عرف عزیز الرحمٰن نے تحفۃ العرشی نامی ایک رسالہ چھپوایا ہے اسمین یہ وہم دلایا ہے کہ تین حضرات انبیاء علیہم السلام پر بہتان
صریح باندھا ہے کذب قبیح سے کام لیا ہے تفسیر فتح العزیز و مالابد منہ پر اتہام کیا ہے ارباب فضل کے فضل کا منکر ہوا ہے
شرافت کو ننگ لکھا ہے سادات و غیر سادات یعنی جمیع شریف و رذیل کو مساوی کہا ہے الغرض وہ رسالہ مجموعہ قبائح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا و نعت مصطفے علیہ الصلوۃ والثنا و علی آلہ واصحابہ اسیر بحر الرحمن عاجز عباد الرحمن گذارش کرتا ہے کہ جو صاحب
مولوی [illegible] صاحب [illegible] اس مسئلہ میں [illegible] ہیں [illegible] عبد النبی یا غلام پیر وغیرہا ہوگا
وہ [illegible] باعث [illegible] ہوگا اور [illegible] گناہوں کا مواخذہ ہوگا گویا [illegible] لہذا
احقاق حق و ابطال باطل عاجز نے اس مسئلہ میں ایک فتوی لکھا اور اس پر دستخطہای حضرات علماء مشاہیر ہند و کلکتہ اسکو
مسجل کرا کے چھپوا کر شائع کرتا ہے تاکہ برادران اہل اسلام [illegible] اس مسئلہ میں حق ظاہر ہو اور کوئی صاحب [illegible] شرع کے [illegible]
پڑکر صراط مستقیم سے [illegible] ہوں **استفتاء** کیا فرماتے ہیں حضرات علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ
میں کہ غلام پیر و غلام غوث و عبد النبی و عبد الرسول وغیرہ نام رکھنا شرعاً جائز ہے یا نہیں بینوا توجروا **الجواب**
رب زدنی علما اس قسم کا نام رکھنا شرک فی الاسماء و اقل درجہ ایہام شرک سے خالی نہیں ہے اور شرعاً ہرگز ہرگز جائز نہیں ہے
چنانچہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ قدس سرہ قرآن پاک کے فارسی ترجمہ میں فرماتے ہیں کہ شرک در تسمیہ نیز ہست
از شرک چنانچہ اہل زمان با غلام فلان و عبد فلان نام می نہند انتہی اور حضرت ممدوح نے حجۃ اللہ البالغہ میں فرمایا ہے
وسمی نفسہ عبد [illegible] کعبد المسیح وعبد العزی وھذا امر فی جمہور الیہود والمشرکین وفی بعض الغلاۃ
من منافقی دین محمد صلعم [illegible] انتہی اور حضرت مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ العزیز نے تفسیر فتح العزیز
میں بیان انواع شرک میں فرمایا ہے وازانجملہ آنست کہ در نام نہادن [illegible] عبد فلان [illegible] گویند و [illegible]
در تسمیہ است انتہی وفی التحفۃ لا یجوز التسمیۃ بملک الملوک لان ذلک لیس من اسماء [illegible] عبد النبی او الکعبۃ او
الدار او علی او الحسین لایہام الشرک انتہی وفی المرقاۃ شرح [illegible]
شاع فیما بین الناس انتہی وفی شرح الفقہ الاکبر [illegible]
الا ان اراد بالعبد العبد المملوک انتہی وفی شرعۃ الاسلام [illegible]
انتہی وفی [illegible] الانوار [illegible]
فیما آتاہما بتسمیتہ عبد الحارث وکان ینبغی ان یکون عبد اللہ تعالی [illegible]
سمرۃ عن النبی صلعم قال لما ولدت حواء طاف بہا ابلیس وکان لا یعیش لہا ولد فقال سمیہ عبد الحارث فانہ یعیش
فسمتہ فعاش فکان ذلک من وحی الشیطان وامرہ رواہ الحاکم وقال صحیح والترمذی وقال حسن غریب انتہی وفی [illegible]
[illegible] فی العبودیۃ [illegible] من [illegible]

مدرس اول مدرسہ عالیہ کلکتہ ؛ الجواب صحیح عبد الرحیم عفی عنہ مدرس دوم مدرسہ عالیہ ؛ جواب صحیح محمد اسمعیل عفی عنہ
مدرس سوم مدرسہ عالیہ ؛ لا ریب انہ حق سعادت حسین مدرس پنجم مدرسہ عالیہ ؛ الجواب صحیح محمد لطف الرحمن عفی عنہ مدرس
ششم مدرسہ عالیہ ؛ المجیب مصیب ابو اسحاق محمد عبد الرزاق مدرس مدرسہ عالیہ ؛ جواب درست ہے عبد الرؤف مدرس مدرسہ
عالیہ ؛ لقد حصحص الحق عبد الحمید غفر لہ مدرس مدرسہ عالیہ ؛ محمد علی رضا مدرس مدرسہ عالیہ ؛ عبد الکریم مدرس مدرسہ عالیہ ؛
لله در المجیب محمد حاتم عفی عنہ ؛ ما قالہ العلماء الفحول ہو الحری بالقبول محمد عبد الحق عفی عنہ ؛ جواب صحیح ہے محمد سلیم الدین ؛
انہ ہو الحق والاتباع بہ احق احمد حسین غفر لہ رب الثقلین ؛ من اجاب فقد اصاب ابو الطیب محمد عبد الفتاح المعروف بقاضی الدین ؛
؛ الجواب صحیح تجمل علی عفی عنہ

اور مولوی قصور یصاحب کے معتقدین من الحائکین نے یہ بے پر کی اڑائی ہے کہ قوم نداف میں اہل اسلام کے ہاتھ کا ذبیحہ
نا درست ہے اور قریب دو مہینے کے محلہ ملائی بستی مضافات شہر کلکتہ میں اس بات کا نہایت شور و غل رہا آخر یہ جھگڑا میرے
نزدیک آیا اور مجھکو ایک فتوا لکھنا ہوا الحمد لله کہ مولوی قصوری صاحب اس مسئلہ میں راقم الحروف کے موافق ہوئے اور بتاریخ
یکم صفر المظفر سنہ ١٣١١ھ روز جمعہ کو بر سر منبر اسکا جواز بیان کیا میں جناب باری میں دست بدعا ہوں کہ حضرت ہادی حقیقی
قصوری صاحب کو ہدایت کرے اور ہر مسئلہ میں علماء کبار و فضلاء ذوی الاقتدار فرقہ ناجیہ اہل السنۃ والجماعۃ کے موافقت کی
انکو توفیق بخشے آمین ثم آمین یا رب العالمین ؛ وہ فتوا یہ ہے

استفتاء

کیا فرماتے ہیں حضرات علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ قوم نداف سے ایک شخص اہل اسلام نے عید الضحی میں
قربانی کا ایک جانور ذبح کیا چند لوگوں نے اس قربانی کے گوشت کو نہ لیا اور یہ کہا کہ ندافوں کے ہاتھ کا ذبیحہ نا درست ہے پس
آیا ندافین مسلمین کا ذبیحہ درست ہے یا نہیں بینوا توجروا

الجواب

رب زدنی علما جمیع اہل
اسلام کا ذبیحہ درست ہے عام اس بات سے کہ ذابح کسی قوم سے ہو کیونکہ حلت مذبوح کیواسطے ذابح کا اہل اسلام یا کتابی ہونا شرط
ہے کما فی جامع الرموز وشرط لحل الذبح کون الذابح مسلما او کتابیا الخ وفی الہدایۃ واما شرائط الذکوۃ الی قولہ
ومنہا ان یکون مسلما او کتابیا فلا تؤکل ذبیحۃ اہل الشرک والمرتد الخ وفی الدر المختار وشرط کون الذابح مسلما حلالا
خارج الحرام الخ پس نداف اہل اسلام کا ذبیحہ حلال ہے اسکو جو حرام کہتا ہے وہ شئی حلال کو حرام کہتا ہے اور شئی حلال کو حرام کہنا
والا بہت بڑے گناہ کا مرتکب ہے ہکذا حکم الکتاب واللہ اعلم بالصواب ؛ حررہ احقر الوری ابو الفتح محمد عبد الشکور عفی عنہ

الجواب صحیح محمد لطف الرحمن ؛ لقد حصحص الحق امین الدین احمد غفر لہ الصمد ؛ نعم الجواب عبد الحمید غفر لہ

تمت

ذلك قال فی المدارک التنزیل جعلا له شرکاء ای جعلا اولادهما شرکاء علی حذف المضاف واقامة المضاف الیه مقامه

وکذلک قوله فیما آتاهما ای آتاهما اولادهما دلیله فتعالی الله عما یشرکون حیث جمع الضمیر وآدم وحواء بریان من الشرک ومعنی

اشراکهم فیما آتاهم الله تسمیتهم اولادهم بعبد العزی وعبد مناف وعبد الشمس ونحو ذلک مکان عبد الله وعبد الرحمن و

الرحیم او یکون الخطاب لقریش الذین کانوا فی عهد رسول الله صلعم وهم آل قصی ای هو الذی خلقکم من نفس قصی وجعل من

جنسها زوجها عربیة قرشیة لیسکن الیها فلما آتاهما ما طلبا من الولد الصالح السوی جعلا له شرکاء فیما آتاهما حیث سمیا اولادهما

الاربعة بعبد مناف وعبد العزی وعبد قصی وعبد الدار وضمیر یشرکون لهما ولاعقابهما فی الشرک انتهی ما فی المدارک ولما

کان نسبة العبد الی غیر الله تعالی مثل عبد الحارث وعبد النبی وعبد الرسول وغیره شرک فی التسمیة والانبیاء معصومون

عن الشرک قال البیضاوی بعد ذکر قصة ابلیس مع حواء وامثال ذلک لا یلیق بالانبیاء فالاولی ان لا ینسب مثل هذا الی الانبیاء

وما قیل فی دفع هذه الشبهة ان هذا لیس باشراک فی العبادة بل قصدا الی ان الحارث کان سببا لنجاة الولد وسلامته

فعندی ایضا لا یلائم لشان الانبیاء لان هذا ایضا من قبیل الاشراک لان فی هذا یلزم اعتقاد ان تسمیة عبد الحارث

موجب للحیوة وسلامة الام ولیس کذلک فافهم وقال القاری فی شرح المشکوة لا یجوز مثل عبد الحارث وعبد النبی

وغیرهما مما شاع فیما بین الناس انتهی وقال ابن حجر المکی فی التحفة ویحرم ملک الملوک لان ذلک لیس لغیر الله تعالی وکذا

عبد النبی او الکعبة او الدار او علی والحسین لایهام الشرک انتهی وبطل قول من یقول ان الاعلام لا یلزم

قصد معانیها الاصلیة کما نشاهد فی ملک الهند یقول لمن یولد فی الرمضان رمضانی وفی الربیع الاول وفی المحرم

وفی الیوم الجمعة جمعه وفی الیوم الثلثاء منگل الی غیر ذلک فیلزم علی الموحد ان یجتنب عن موهم الشرک انتهی کذا فی

الکتاب والله اعلم بالصواب - حرره احقر الوری ابو الفتح محمد عبد الشکور حنفی عفی عنه دستخطہای

مشاہیر علماء ہندوستان یہ جواب صحیح ہی بلا ریب برای ممانعت اس تسمیہ کے نقل یک کتاب بھی کافی ہی

چہ جائی اتفاق استمہ ربانی و مجیبین و مصنفین کا ہو تو اب کیا کلام باقی رہا بیشک تسمیہ بہ عبد غیر اللہ مین کراہة ظاہری

و ایہام شرک و بدا باطنی موجود ہی اور یہ ناشکری خدا تعالی کے کہ معطی مطلق وہ ہی اور نسبت اور نام زد اوسکو اوسکے غیر کے

ساتھ کرنے میں کفران ہی فقط واللہ اعلم بالصواب کتبہ العبد المذنب عبد الرحمن پانی پتی عفی عنہ ۱۴ ذیقعدہ

الجواب صحیح والمجیب مصیب رشید احمد گنگوہی عفی عنہ الجواب صحیح محمد ارزانعلی ساکن گنگوہ

الجواب صحیح محمد ... الرحمن ساکن گنگوہ المجیب مصیب ابو محمد عبد الحق حنفی دہلوی دستخطہای

... الجواب صحیح ... سابق مدرس اول مدرسہ عالیہ اقول ما قال المشائخ الکبار محمد عبد الحی عفی عنہ

اشتہار واجب الاظہار

جمیع شائقین و الاکملین و تاجران کتب دین پر واضح و لائح ہو کہ عرصہ پانچ سال سے نیاز مند کا مطبع اس دار السلطنت شہر کلکتہ مین بہت ایزدی بصد آب و تاب جاری ہے اور حسب فرمائش حضرات علما و روسا و تاجران کتابین وغیرہ باہتمام چھپتی ہین چھاپہ کی صفائی اور خط کی عمدگی کتاب ہذا و دیگر کتب مطبوعہ مطبع ہذا کے ملاحظہ سے حضرات پر معلوم ہین مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید فہرست کتب مطبوعہ و زیر طبع مطبع ہذا مع قیمت مندرجہ ذیل ہے جو صاحب کتاب کے طالب ہون وہ پارسال قیمت طلب فرمائین خواہ بذریعہ ویلیو پی ایبل منگائین انشاء اللہ فی الفور انکے حکم کی تعمیل ہوگی اور اگر کوئی کتاب چھپوانا منظور ہو تو بذریعہ خط و کتابت معاملہ طے ہو سکتا ہے انشاء اللہ تعمیل حکم مین تاخیر نہ ہوگی اور موافق وعدہ کے کتاب دیجاویگی علاوہ ازین ہر ایک علوم و فنون کی کتابوں کا ذخیرہ فروخت کیلیے موجود ہے حسب الطلب بکفایت روانہ ہو سکتے ہین

فہرست کتب موجودہ مطبع ہذا

قرآن مجید سی ورقی یہ قرآن مجید بصنعت جدید چھپا ہے یعنی ایک پارہ ایک ورق مین تیس پارے تیس ورقون مین ہین اور ہر سطر پر حرف واو واقع ہے اسکی خوبی دیکھنے سے متعلق ہے قیمت ۱۲ محصول ذمہ خریدار

واعظ الاعظم فی النجاۃ من نار جہنم مجموعہ خطب مترجم دوازدہ ماہی تصنیف ابن نباتہ مصری کا ترجمہ اردو زبان مین جناب مولوی عبد الرحیم صاحب مدرس مدرسہ عالیہ نے کیا ہے قیمت محصول ذمہ خریدار

اتمام الحجہ فی شرح ہدایت الحکمہ مصنفہ جناب مولوی محمد لطف الرحمن صاحب مدرس مدرسہ عالیہ نہایت خوشخط و پاکیزہ سفید کاغذ پر بہت عمدہ چھپی ہوئی موجود ہے قیمت ۱۴/ محصول ذمہ خریدار

فتح الحلیم در رد مذہبیان ۱۰/

ہدیۃ الشرفا در تحقیق تشریف رذیل ۸/

درۂ فاروقی در رد لامذہب ۱۰/

تنبیہ رذیل در رد لامذہب ۱۰/

فتح الشکور در ثبوت تقلید ۲/

خیر المتین در رد اقوال مولوی خیر الدین ۵/

عذاب الشدید فی تادیب اللبید مصنفہ جناب مولوی محمد عمر صاحب فاروقی یہ کتاب رد لامذہب مین ہے .. ۵/